بیان الدعاء

مع منزل شریف

از

مولانا محمد عاقل صاحب صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور



ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

رسالۂ مبارکہ

بیان الدعاء

از

مولانا محمد عاقل صاحب
صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

ناشر
مکتبہ خلیلیہ محلہ مفتی سہارنپور

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

احقر نے اپنے پڑھنے کے لئے ایک عرصہ سے کچھ دعائیں جو حدیث میں وارد ہیں، منتخب کر رکھی ہیں ان کو میں ہر روز پڑھا کرتا ہوں، چند ماہ پہلے کی بات ہے کہ بندہ نے وہ دعائیں لکھ کر اپنے گھر کی مستورات کو دیں کہ ان دعاؤں کو اہتمام سے پڑھا کریں، اس کے بعد خیال پیدا ہوا کہ گھر والوں کو ہی کیوں خاص کیا جائے، دوسروں کو بھی ترغیب دی جائے اور ان دعاؤں میں کچھ اضافہ کرکے ان کو طبع کرا دیا

دیا جائے تاکہ سبھی پڑھ سکیں۔

چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ہفتہ عشرہ میں ان دعاؤں میں مناسب اضافہ ہوگیا، بلکہ ارادہ سے زیادہ ہی اضافہ ہوگیا، کتابیں دیکھنے سے جب دعائیں سامنے آئیں تو اپنا شوق بھی بڑھتا گیا۔

حدیث شریف کی کتابیں دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امّت کو دعاؤں کی طرف بڑے اہتمام سے متوجہ فرمایا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی دعاؤں کا اہتمام فرماتے تھے، ہر موقع کی دعا، خود بھی پڑھتے تھے اور دوسروں کو بھی تعلیم فرماتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی دیکھتے تھے کہ کون کیا دعا، مانگ رہا ہے؟ اور کیسے مانگ رہا ہے؟ اس کو آپ دعا، مانگنے کا طریقہ بتاتے تھے، ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے بغیر حمد و صلوٰۃ کے دعا، مانگنی شروع کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے جلدی

کی، دوسرے شخص کو دیکھا کہ اس نے حمد و صلوٰۃ کے بعد دعاء مانگنی شروع کی تو آپ نے اس کی تصویب فرمائی کہ اب دعا مانگ قبول ہوگی۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ تشریف لے جا رہے تھے ایک شخص پر گذر ہوا جو بہت الحاح وزاری کے ساتھ دعاء کر رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دعاء سن کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی اس دعاء پر مہر لگائے گا تو اس کی دعاء ضرور قبول ہوگی، جو صحابی وہاں موجود تھے انہوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کس چیز کی مہر مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آمین کی مہر"، وہ صحابی دوڑ کر اس دعاء مانگنے والے کے پاس گئے اور جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پہنچائی اور کہا کہ "آمین کہو" اور خوش ہو جاؤ۔

اسی طرح ایک شخص کی دعاء سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اس نے اس وقت اسم اعظم کے ساتھ دعاء مانگی ہے جو قبول ہوتی ہے۔ ایک صحابی (عمران بن حصینؓ) کے والد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسلام لے آؤ گے تو تم کو ایک دعاء بتاؤں گا، جب وہ اسلام لے آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ اب وہ دعاء بتا دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: یہ دعاء مانگا کرو، تم کو یہ دعاء نفع دیگی: اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

ایک صحابی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعاء پڑھا کرو، اور اس کو ہرگز نہ چھوڑنا، ان صحابی نے اس دعاء کی وصیت اپنے شاگرد کو کی کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور اس دعاء کی وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس کو پڑھا کرو، پھر اس شاگرد نے اپنے شاگرد کو اس کی وصیت کی، اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہا، یہ دعاء کتاب میں آ رہی ہے۔

دعاء کی فضیلت میں مستقل حدیثیں بھی آئی ہیں ان میں سے بعض ہم یہاں لکھتے ہیں:

دعاء کی فضیلت

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (مسلم شریف وغیرہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں دعاء ہی عبادت ہے، علماء فرماتے ہیں یہ اسلئے کہ دعاء میں بندہ اللہ سے اپنی عاجزی و پستی اور اللہ تعالیٰ کی برتری ظاہر کرتا ہے اور یہی اصل عبادت اور اس کی حقیقت ہے، ایک دوسری حدیث میں ہے: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (ترمذی شریف) یعنی دعاء عبادت کا مغز ہے۔

قرآن مجید میں متعدد جگہ دعاء مانگنے کا حکم وارد ہے (اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ) کہ مجھ سے دعا مانگو میں اس کو قبول کروں گا، دوسری جگہ ارشاد ہے: (اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ)

جب دعاء مانگنے والا دعاء مانگتا ہے تو میں اس کو قبول کرتا ہوں، ایک حدیث میں ہے: اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ (ترمذی) ترجمہ: دعاء اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ مانگا کرو، اور اس سے آگے اسی حدیث میں یہ ہے کہ یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعاء کو قبول نہیں کرتے جو غفلت اور بے توجہی کے ساتھ مانگی جائے۔

علماء نے لکھا ہے کہ نماز جو بے توجہی سے پڑھی جائے وہ کسی درجہ میں قبول ہو سکتی ہے لیکن دعاء جو اسطرح مانگی جائے وہ قبول نہیں ہوتی جسکی وجہ یہ ہے کہ نماز کی جو ہیئت ہے وہ عاجزی اور پستی کی حالت ہے جس میں بذات خود عبادت کے معنی پائے جاتے ہیں کبھی بندہ اسمیں جھکتا ہے اور کبھی اپنا سر جو اشرف الاعضاء ہے اسکو زمین پر رکھتا ہے بخلاف دعاء کے کہ اسمیں یہ بات نہیں ہے اسی لئے اگر وہ بے توجہی سے مانگی جائیگی تو قبول نہ ہوگی،

لہٰذا دعاء پوری طلب اور توجہ سے ہونی چاہیئے۔

لیکن دعاء کی قبولیت میں اگر دیر محسوس ہو تو اس سے مایوس ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ اس جگہ کے مناسب ایک حدیث یاد آئی جو ابن ماجہ شریف میں ہے اور بڑی نادر ہے، وہ یہ ہے۔ "ضَحِكَ رَبُّنَا مِنْ قُنُوْطِ عِبَادِهٖ وَقُرْبِ غِيَرِهٖ[1]" حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں: اللہ تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے اپنے بندوں کے مایوس ہونے پر باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء کے قریب ہونے کے، یعنی بعض بندے ایسے ہوتے ہیں جو دعاء کی قبولیت میں دیر محسوس کر کے مایوس ہونے لگتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بندے کے لئے عطاء کا فیصلہ عنقریب ہونے والا ہوتا ہے لیکن وہ اپنی جلدی اور بے صبری کی وجہ سے مایوس ہونے لگتا ہے، پھر آگے اس حدیث میں یہ ہے کہ ایک صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ کو ہنسی آتی ہے (بندے کی مایوسی پر)؟

[1] غِيَر کدِيَة وزناً ومعنیً کما فی حدیث الدیات اَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ ۱۲ منہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! آتی ہے۔ اس پر وہ صحابی بولے: بھلا جب یہ بات ہے تو پھر ہم ایسے کریم آقا کی عطاء اور خیر سے کیسے محروم رہ سکتے ہیں، کیونکہ بندے کی نادانی اور بے وقوفی پر بجائے ناراضگی کے ہنسنا یہ تو بڑی ہی مہربانی اور نرمی کی دلیل ہے، سبحان اللہ! کتنی اچھی بات کہی ان صحابی نے رضی اللہ عنہ۔

لہٰذا دعاؤں کے قبول ہونے میں اگر دیر لگے تو مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے شرائط بھی تو ہیں، اس پر بھی تو غور ہونا چاہیے، جن میں ایک اہم شرط یہ ہے کہ دعاء مانگنے والے کی غذا اور روزی حلال ہو، آج کل حلال روزی کا مسئلہ بڑا نازک چل رہا ہے، جیسا کہ سب ہی جانتے ہیں۔

نیز دعاء کے قبول ہونے کے یہ معنی نہیں کہ جو چیز مانگی ہے وہی ملے، بلکہ اگر وہ چیز مقدر میں نہیں ہوتی تو کوئی مصیبت اور بلاء اس کے بجائے ہٹا دی جاتی ہے یا اسی کے بقدر آخرت میں ثواب

ملتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

اس تمہید کے بعد اب ہم اصل مقصد شروع کرتے ہیں یعنی دعاؤں کا سلسلہ۔

دعاؤں کے بارے میں یہ عرض کرنا ہے کہ کتب حدیث میں دعائیں دو طرح کی مذکور ہیں، مُوَقّت اور غیر مُوَقّت، موقّت وہ دعائیں ہیں جو وقت مخصوص میں پڑھی جاتی ہیں، مثلاً گھر میں داخل ہونے کے وقت اور باہر نکلنے کے وقت، مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت، سوتے وقت بیدار ہونے کے وقت وغیرہ وغیرہ۔

اور غیر مُوَقّت: وہ ہیں جو کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ ہر وقت پڑھی جا سکتی ہیں۔

اسی طرح ایک تقسیم دعاؤں میں یہ ہے کہ بعض دعائیں وہ ہیں جن میں خیر طلب کی گئی ہے اور بعض وہ ہیں جن میں شر سے پناہ مانگی گئی ہے، اسی طرح بعض دعائیں وہ ہیں جو مرض وغیرہ عوارض

پیش آنے پر پڑھی جاتی ہیں، بعض وہ ہیں جو صبح و شام اور ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں۔

ترتیب کے سلسلہ میں ہم نے صرف یہ کیا کہ دو فصلیں قائم کی ہیں:
فصل اوّل میں وہ دعائیں مذکور ہیں جو ہر روز اور ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں، اور فصل ثانی میں وہ دعائیں ہیں جو مرض اور مصائب وغیرہ عوارض کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔

جن احادیث میں دعاؤں کا بیان ہے ان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر آدمی ان دعاؤں سے واقفیت حاصل کر کے ان کے پڑھنے کا اہتمام رکھے تو وہ اپنی زندگی کی منزلیں بسہولت طے کر سکتا ہے، اور اس کو امن و سکون کی زندگی میسر ہو سکتی ہے، ورنہ مسئلہ مشکل ہے، اسی لئے حضرات محدثین نے دعاؤں پر مستقل کتابیں لکھی ہیں، بعض نے اپنی کتاب کا نام "عمل الیوم واللیلۃ" رکھا ہے، گویا یہ دعائیں دن رات کے اعمال ہیں، اور بعض نے اپنی کتاب کا نام

«حصن حصین» رکھا ہے، یعنی محفوظ قلعہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ہم دعاؤں کی ابتداء استغفار سے کرتے ہیں، اوّلاً استغفار کی فضیلت واہمیت ومنفعت نیز اس کی حقیقت بیان کی جاتی ہے۔

استغفار کی فضیلت وبرکت ومنفعت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جو شخص اپنے لئے استغفار کو لازم کرے یعنی ہمیشہ اور ہر حال میں استغفار کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل وتنگی میں راستہ نکال دیتے ہیں، اور ہر قسم کے غم وفکر سے اس کو خلاصی ونجات عطا فرماتے ہیں، اور اس کے لئے ایسی جگہ سے روزی کا بندوبست کرتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔" (ابوداؤد)

ایک حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت کریمہ "مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ"

(ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے، اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کرتے ہوں) نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شانہ نے میری امت کیلئے دو امان (عذاب سے امن کے دو ذریعے) اتارے ہیں: ایک میرا وجود، اور دوسری چیز استغفار! میں دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ان کے لئے قیامت تک استغفار کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ (ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں استغفار کرتا ہوں ہر دن میں سو مرتبہ (مسلم وابوداؤد) اور ایک روایت میں ہے کہ میں دن بھر میں اللہ تعالیٰ سے توبہ

واستغفار کرتا ہوں ستّر بار سے زائد۔ (بخاری شریف)

واضح رہے کہ استغفار وتوبہ کی توفیق سعادت مندی کی علامت ہے، صلحاء ہی کو اس کی زیادہ توفیق ہوتی ہے، قرآن کریم میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (ترجمہ: صبح صبح وہ لوگ استغفار کرتے ہیں) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ استغفار کے لئے اوّل وقت یعنی صبح کا وقت زیادہ موزوں ہے، ہم نے بھی اس کتاب میں دعاؤں کی ابتدا استغفار ہی سے کی ہے۔

حدیث میں ہے: كُلُّكُمْ خَطَّاؤُوْنَ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ۔ ترجمہ: تم سب خطاوار ہو اور بہترین خطاوار وہ ہیں جو کثرت سے توبہ کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو استغفار کرتے ہوئے نہیں دیکھا (یہ حدیث کتاب

میں آگے آرہی ہے)

حضرت صدّیق اکبرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو نماز میں پڑھنے کے لئے کوئی دعا ر بتا دیجئے، آپ نے ان کو وہ دعا ر بتائی جو نماز کے آخر میں پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)

یہ دعا ر بہت اہم استغفار ہے، اس میں کھلے لفظوں میں اپنے قصوروار بلکہ ظالم ہونے کا اعتراف ہے اور اسی کے ساتھ مغفرت اور معافی کی بھی طلب ہے اور طلب بھی بہت عاجزی اور انکساری کے ساتھ، "مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ" کہ صرف اپنی طرف سے معاف کر دیجئے، حالانکہ ابوبکر صدّیقؓ انبیاء علیہم السلام کے بعد افضل الخلائق ہیں، یعنی انبیاء علیہم السلام کے علاوہ باقی

ساری مخلوق سے افضل ہیں، اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعاء تعلیم فرمائی، اس سے استغفار کی ضرورت اور اہمیت عیاں ہے۔ واللہ الموفق۔

استغفار کے معنی اور اسکی حقیقت

استغفار کا مطلب ہے آدمی کا اپنے آپ کو قصوروار اور خطاوار سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا، اصل چیز اس میں اپنے قصور کا احساس اور اعتراف ہے، بغیر اس احساس کے "استغفر اللہ" زبان سے کہنا استغفار ہی نہیں، صوفیا تو یوں فرماتے ہیں کہ اس طرح کا استغفار خود محتاجِ استغفار ہے، ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس زبانی استغفار کے بعد حقیقتِ استغفار کی بھی توفیق عطا فرمادے تو اس کے فضل سے بعید نہیں ہے۔

استغفار کے فوائد وثمرات

سورۂ نوح میں استغفار کے فوائد وثمرات مذکور ہیں۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝

ترجمہ: حضرت نوح علیہ السّلام فرمارہے ہیں کہ "میں نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا، اور تمہیں خوب پے در پے مال و اولاد میں ترقی دے گا، اور تمہیں باغات دے گا، اور تمہارے لئے نہریں نکال دے گا۔

چنانچہ تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک شخص حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ کی خدمت میں آئے اور آکر قحط سالی کی شکایت کی، تو آپ نے ان کو استغفار کی تلقین کی، کسی دوسرے شخص نے فقر و فاقہ کی شکایت کی ان کو بھی آپ نے یہی نسخہ بتایا، ایک اور شخص نے اپنے باغ کے خشک ہونے کا شکوہ کیا، اس کو بھی یہی فرمایا کہ استغفار کر، ایک شخص نے کہا کہ میرے گھر اولاد نہیں ہوتی اس کو بھی یہی کہا کہ اپنے رب سے استغفار کر، کسی نے کہا کہ آپ نے ہر ایک کو استغفار کی تلقین کیوں کی؟ تو آپ نے یہی آیت تلاوت کرکے فرمایا کہ میں نے اپنی طرف سے یہ بات نہیں کہی، بلکہ یہ وہ نسخہ ہے جو اللہ تعالیٰ ہی نے بتایا ہے۔

استغفار کیلئے جو الفاظ وارد ہیں

(۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ

اِلَیْهِ۔

(۲) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

(۳) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ عَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔

(۵) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ، اور ایک روایت میں اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ہے۔

(۶) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ

(۷) سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّاۤ اَنْتَ۔

(۸) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

سیّد الاستغفار

(٩) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اس استغفار کے بارے میں بخاری شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ "سیّد الاستغفار" ہے، جو شخص اس کو صبح کے وقت یقین کے ساتھ پڑھے اور رات ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے پس وہ شخص جنتی ہے، اور جو شخص رات میں اس کو پڑھے یقین کے ساتھ اور صبح ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔

(١٠) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

یہ بہت اہم دعاء واستغفار ہے، حضرت صدیق اکبرؓ نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء نماز میں پڑھنے کے لئے بتادیجئے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعاء تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ یہ دعاء پڑھا کیجئے (بخاری شریف)

یہ دعاء نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں ہے، ویسے بھی اس کو خوب پڑھنا چاہیئے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے:

اے اللہ! میں نے بہت ظلم کئے ہیں اور تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے، بس تو مجھ کو صرف اپنی طرف سے

معاف کردے، تو بڑا معاف کرنے والا ہے۔

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

یہ دعاء خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے اخیر میں پڑھا کرتے تھے، جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے، اور فقہ کی کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ نماز کے اخیر میں اس کو بھی پڑھنا بہتر ہے۔

مضمون دعاء: اے اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہ اور وہ سب گناہ جو میں نے کھلم کھلا کئے، یا چپکے سے کئے، اور جو بھی بدعنوانی کی وہ سب معاف فرمادے، تو ہی رتبہ بڑھانے والا ہے اور تو ہی گھٹانے والا ہے۔

یہاں تک استغفار کا بیان پورا ہوا، اب ہم دوسری دعائیں لکھتے ہیں:

فصل اوّل

اس فصل میں وہ دعائیں درج ہیں جو ہر روز اور ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں۔

دعائیں شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ شانہ کی حمد وثنا کی جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے، اس طرح:

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

یہ مخصوص درود حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے، ابن ماجہ شریف کی روایت ہے کہ ایک روز انہوں نے حاضرینِ مجلس سے فرمایا جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہتر سے بہتر طریقہ پر درود بھیجنے کی کوشش کرو، تم جانتے نہیں ہو انشاءاللہ تمہارا وہ درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جائے گا، لوگوں نے عرض کیا تو آپ ہمیں بتادیجئے کہ ہم کس طرح درود بھیجا کریں، آپ نے فرمایا یوں عرض کرو (جس طرح اوپر گذرا)۔

صبح وشام کی دُعائیں

(۱) اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْئٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ۔

روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے ایسے کلمات بتادیجئے جن کو میں صبح وشام پڑھ لیا کروں، اس پر آپ نے ان کو یہ دعاء تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ اس کو صبح وشام اور رات کو سونے سے پہلے پڑھا کرو۔

(ابوداؤد و ترمذی)

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ، وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو ہمیشہ صبح وشام پڑھتے تھے، کبھی بھی نہیں چھوڑتے تھے۔

(ابوداؤد)

ایک صحابی کے چند بار سوال کرنے پر کہ کونسی دعا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کر، اور فرمایا کہ جب تجھ کو دنیا و آخرت دونوں میں عافیت عطا ہو جائے گی تو تجھ کو کامل کامیابی حاصل ہو جائیگی (ترمذی شریف) اس دعا میں عافیت طلب کی گئی ہے، جس کا مطلب آگے آرہا ہے، اور یہ کہ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما اور مجھ کو خطرات سے امن نصیب کر اور میری ہر طرف سے حفاظت فرما۔

حدیث شریف میں طلب عافیت کی بہت ترغیب آئی ہے چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے" ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں ہے"۔

عافیت کی حقیقت علماء نے یہ لکھی ہے کہ" آدمی کے دین کی سلامتی فتنوں سے، اور جسم کی امراض شدیدہ سے" اس سے

معلوم ہوا کہ عافیت کے مفہوم میں دو چیزیں شامل ہیں: اول آدمی کے دین کا صحیح سالم رہنا کہ وہ کسی ایسی آزمائش اور فتنے میں مبتلا نہ ہو جس سے اس کے دین کو نقصان اور ضرر پہنچے، دوسرے یہ کہ وہ جسمانی کسی ایسے شدید مرض میں مبتلا نہ ہو جس سے اس کا چین و سکون ختم ہو جائے، معمولی مرض اور معمولی دنیوی نقصان عافیت کے منافی نہیں ہے۔

یہ جو عافیت کی حقیقت بیان کی گئی ہے یہ واقعی بہت بڑی نعمت ہے اسی لئے حدیث میں عافیت کی دعا کی بہت تاکید آئی ہے۔

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ترجمہ: میں اللہ کا نام لیتا ہوں وہ اللہ جس کے نام کیساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی نہ زمین میں نہ آسمان میں، اور

وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعاء کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ دعاء شام کے وقت تین بار پڑھے گا تو صبح تک اس کو کوئی ناگہانی مصیبت نہ پہنچے گی، اور جو شخص اس کو صبح کے وقت تین بار پڑھے گا تو اس کو شام تک کوئی ناگہانی مصیبت نہ پہنچے گی۔ (ابوداؤد)

کون شخص ایسا ہوگا جو ناگہانی مصیبت سے بچنا نہ چاہتا ہو۔

(۳) اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے صبح کے وقت اس طرح پڑھا تو اس نے اس دن کا شکر ادا کرلیا، اور جس شخص نے شام کے وقت اس طرح پڑھا تو اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔ (ابوداؤد)

سبحان اللہ! کس قدر عظیم الشان دعاء ہے کہ شکرِ نعمت جو ایک اہم فریضہ ہے وہ اس دعاء سے ادا ہو جاتا ہے، مگر اصل یہ ہے کہ ہر دعاء کو اس کا مضمون و مطلب سمجھتے ہوئے پڑھا جائے، اس دعاء کا مضمون یہ ہے کہ اے اللہ! میرے پاس جو بھی نعمت ہے اور ایسے ہی تیری مخلوق میں سے جس کے پاس بھی جو نعمت ہے وہ صرف تیری طرف سے ہے، لہذا تیرے ہی لئے حمد اور تعریف ہے اور تو ہی شکر کا مستحق ہے، یہ مضمون قرآن پاک میں بھی ہے جیسا کہ ارشاد ہے: وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ. ترجمہ (جو بھی نعمت تمہارے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے) شکر جو کہ ہر نعمت کا بندے پر واجب ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ نعمت کو خالص عطیۂ خداوندی سمجھتے ہوئے اس کو قدر دانی کے ساتھ صحیح استعمال کرے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے۔

(۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُكَ وَاُشْھِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعا صبح کو پڑھے یا شام کو، یا یہ فرمایا کہ صبح اور شام کو ایک مرتبہ پڑھے گا تو اس کا چوتھائی بدن جہنم سے آزاد ہو جائے گا، اور جو دو بار پڑھے گا تو اس کا نصف بدن آگ سے آزاد ہو جائے گا، اور اگر تین بار پڑھے گا تو تین چوتھائی آزاد ہو گا، اور اگر چار بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے ہی بدن کو آگ سے آزاد کر دے گا۔ (ابوداؤد)

یہ دعا بہت اہم ہے اپنے مضمون کے لحاظ سے، اس کا ترجمہ یہ ہے: اے اللہ! میں نے صبح کی اس حال میں کہ میں گواہ

بناتا ہوں تجھ کو، اور تیرے ان فرشتوں کو جو عرش کے اٹھانے والے ہیں، اور باقی فرشتوں کو، بلکہ تمام ہی مخلوق کو اس بات پر کہ تو ہی ہے معبود، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔

گویا یہ شخص اپنے ایمان پر اللہ تعالیٰ کو اور اس کے تمام فرشتوں کو اور دوسری تمام مخلوق کو گواہ بنا رہا ہے۔ سبحان اللہ! کتنی عمدہ بات ہے۔

(۵) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔

ترجمہ: اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اس کی حمد کے ساتھ بغیر اس کی مدد کے کسی چیز پر قوت نہیں، جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے

اور جو وہ نہ چاہے تو نہیں ہو سکتا میں یقین رکھتا ہوں اس پر کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے (کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں)۔

روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی فرماتی ہیں کہ مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح و شام یہ دعا پڑھنے کی ہدایت فرمائی تھی اور فرمایا تھا جو شخص اس دعا کو صبح کو پڑھے گا تو شام تک وہ مکروہات (ناگوار امور) سے محفوظ رہے گا، اور جو شخص اس دعا کو شام کے وقت پڑھے گا تو وہ صبح تک محفوظ رہے گا۔ (ابوداؤد)

لہذا پابندی کے ساتھ اس دعا کو صبح و شام پڑھنا چاہیئے۔

(٦) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ، يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۔

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جبکہ تم شام کرو، اور جب صبح کرو، تمام تعریفوں کے لائق آسمان و زمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی اس کی پاکیزگی بیان کرو، وہ ہی زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، اور وہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے (قبروں سے)۔

حضرت ابن عباس رض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص یہ کلمات (آیت کریمہ) صبح کے وقت پڑھے گا تو اس دن میں جو خیر اس سے فوت ہوگی اس کو پالے گا، اور جو شخص اس کو شام کے وقت پڑھے گا تو جو خیر اس سے رات میں فوت ہوگی اس کو پالے گا۔ (ابوداؤد)

کتنا زبردست فائدہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہر فوت شدہ خیر حاصل ہو جائے گی۔

(۷) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، تین بار، سورۂ حشر کے آخر کی تین آیات: ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ ان آیات کو ایک بار۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص اس کو صبح کے وقت پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لئے مقرر فرما دیتے ہیں،

جو شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں، اور جو شخص شام کو اس کو پڑھے تو صبح تک اس کے لئے ایسا ہی کرتے ہیں۔ (ترمذی شریف)

(۸) اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَھُدَاہُ وَبَرَکَتَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ۔

ترجمہ: صبح کی ہم نے اور سارے ملک نے اس حال میں کہ ہم سب اللہ ربّ العالمین کے لئے ہیں، اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس دن کی بھلائی کا، اس کی فتح کا (کامیابی) اور اس کی نصرت کا اور اس دن کے نور کا اور ہدایت کا اور اس کی برکت کا، اور پناہ لیتا ہوں تیری

ان تمام چیزوں کے شر سے جو اس دن میں ہیں اور اس دن کے بعد ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو اس کو چاہیئے کہ یہ پڑھے، اور پھر جب شام کرے تب بھی اسی طرح پڑھے۔ (ابوداؤد) شام کے وقت جب پڑھے تو یوں کہے کہ: اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا اللَّيْلِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ آخیر تک۔

(۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ، وَنَجَاحًا يَتْبَعُهٗ فَلَاحٌ، وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایمان

کے ساتھ صحتِ بدن کا (یا مطلب یہ کہ ایمان ویقین کی قوت کا) اور ایسے ایمان کا جس کے ساتھ خوش خلقی شامل ہو، اور سوال کرتا ہوں دین و دنیا دونوں کی کامیابی کا، اور تیری جانب سے رحمت کا، اور بلایا و مصائب سے سلامتی کا، اور تیری معافی کا اور خوشنودی کا۔

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان سے فرمایا: میں تجھ کو ایسے کلمات بتانا چاہتا ہوں جن کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ سے سوال اور دعاء کیا کرے، دن میں بھی اور رات میں بھی، اس کے بعد یہ دعاء تعلیم فرمائی (طبرانی) مسجد نبوی کے امام صاحب نے رمضان میں وتر کی دعاء قنوت میں یہ دعا بھی پڑھی، نماز کے بعد مجھ سے ایک افریقی مرد صالح نے اس دعاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا دیکھئے! کیسی اچھی دعا ہے، بندہ کو ان کی یہ بات بہت پسند آئی۔ واقعی دعاء بہت

جامع ہے اس کے ترجمہ میں غور کیجئے۔

(۱۰) آیۃ الکرسی اور سورۂ مؤمن کے شروع کی یہ آیت:

(حٰمٓ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ) حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ پڑھے گا تو اس دن ہر برائی اور شر سے محفوظ رہے گا۔ (ترمذی شریف)

نماز کے بعد کی دعائیں

(۱۱) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

ترجمہ: اے اللہ تیرا نام سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تیری ذات بابرکت ہے، اے عظمت

والے اور احسان والے۔

ایک روایت میں ہے سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء فرماتے تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ اسکے شروع میں آپ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" تین بار پڑھتے تھے۔ (ترمذی)

(۱۲) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

روایت میں ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت مغیرہ ابن شعبہ کو پرچہ لکھ کر یہ معلوم کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے سلام کے بعد کونسی دعاء پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے اس کے جواب میں یہ مذکورہ بالا دعاء لکھوائی کہ یہ پڑھا کرتے تھے۔ (صحیحین و ابوداؤد)

لیکن یہ دعا ویسے بھی بکثرت پڑھنی چاہیئے، اس دعا میں یہ بھی ہے کہ اے اللہ جس کو تو عطا کرے اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جس کو تو نہ دے تو اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے۔

(۱۳) اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر پر اور شکر ادا کرنے پر اور اچھی عبادت پر۔

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! مجھے تجھ سے محبت ہے اور پھر فرمایا: میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کر، اس کو ہرگز نہ چھوڑنا۔

(ابوداؤد شریف)

(۱۴) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ خَیْرَ عُمُرِیْ اٰخِرَہٗ، وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِمَہٗ، وَاجْعَلْ خَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ (ابن السنی)

بہت ہی عمدہ اور جامع اور مختصر دعا ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے: اے اللہ میری عمر کے آخری حصّہ کو سب حصوں سے بہتر بنا دے، اور میری زندگی کے آخری اعمال کو سب عملوں سے اچھا بنا دے اور میری زندگی کے ایام میں سب سے بہتر دن اس دن کو بنا جو دن میرا تجھ سے ملاقات کا ہوگا۔

مسجد نبوی کے امام صاحب بھی اس کو دعائے قنوت میں پڑھتے ہیں۔

(۱۵) اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِيْنَ بِهَا، قَابِلِيْهَا، وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دلوں میں آپس میں محبت والفت پیدا فرمادے، اور ہمارے آپس کے احوال درست فرمادے، اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں تاریکیوں سے نجات دے کر روشنی کی طرف لا، اور ہمیں ظاہری اور باطنی ساری برائیوں سے بچالے اور ہمارے لئے برکت فرما

ہمارے کانوں میں اور آنکھوں میں اور دلوں میں اور ہمارے گھر والوں (بیوی بچوں) میں، اور ہماری توبہ قبول فرما، بیشک تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے، اور ہمیں بنا اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا، اُن نعمتوں کا ذکر کرنے والا، اور ان کو اچھی طرح قبول کرنے والا، اور ان نعمتوں کو ہم پر پورا فرمادے

یہ بہت جامع دعاء ہے، اس کا نماز کے اخیر میں سلام سے پہلے پڑھنا بھی وارد ہے، اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دعاء کو بہت اہتمام سے سکھاتے تھے، جیسا کہ ابوداؤد شریف میں ہے۔

ایک صاحب نے جو کہ عالم ہیں مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں کچھ گھریلو پریشانیوں میں گھر گیا اور مجبور ہوگیا، وہ کہتے ہیں کہ میرا ذہن اس دعاء کی طرف گیا، میں نے اس کو اہتمام سے پڑھا، بحمد اللہ وہ ساری کیفیت ختم ہوگئی۔

(۱۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ۔ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچھے کاموں کے کرنے کا اور برے کاموں سے بچنے کا، اور مسکینوں سے محبّت کرنے کا، اور اے اللہ جب تو ارادہ کرے اپنے بندوں کو کسی فتنے اور آزمائش میں مبتلا کرنے کا تو مجھ کو فتنہ میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اپنی طرف بلالے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی خواب میں زیارت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اس کے بعد یہ دعاء کیا کرو (جو اوپر مذکور ہے)

(۱۷) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی

كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت اور حمد ہے، وہ ہی جلاتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے کسی سے کلام کرنے سے پہلے دس بار اس کو پڑھے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں، اور اس کے لئے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں، اور وہ سارے دن ہر مکروہ اور ناگوار بات سے محفوظ رہتا ہے، اور شیطان سے بھی محفوظ رہتا ہے اور کوئی گناہ اس کے عمل کو ضائع نہیں کرسکتا. الا یہ کہ وہ شرک میں مبتلا ہو جائے (ترمذی شریف) اور ایک روایت میں مغرب کی نماز کے بعد پڑھنے کا ذکر ہے اور یہ کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ

شانہ ایک حفاظتی دستہ (فرشتوں کا) بھیجتے ہیں جو اس کی حفاظت شیطان سے کرتا ہے صبح تک۔

چونکہ ایک روایت میں صبح کی نماز کے بعد کا ذکر ہے اور دوسری میں مغرب کے بعد کا، لہذا دونوں ہی نماز کے بعد پڑھ لینا چاہیئے۔

(۱۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ وتر کے اخیر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

بظاہر تشہد کے اخیر میں، یا تیسری رکعت کے قیام میں، اس صورت میں دعاء قنوت یہی دعاء ہو جائے گی، تیسرا احتمال

یہ ہے کہ سلام کے بعد۔ (ابوداؤد شریف)

ابوداؤد کی ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ میں یہ پڑھتے ہوئے سنا۔

ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری خوشنودی کے ذریعہ تیرے غصہ سے (تیری صفات جمال کے ذریعہ صفات جلال سے) اور تیری معافی کے ذریعہ تیری سزا سے، اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری خود تجھ سے (تیری صفات جلال سے) میں تیری پوری حمد وثناء نہیں کرسکتا، پس آپ تو ایسے ہی ہیں جیسی آپ نے خود اپنی تعریف کی، ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں شاید اشارہ ہے اس آیت کی طرف: فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَهُ الْكِبْرِیَاءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

(۱۹) سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد یہ تینوں سورتیں سات سات بار پڑھے تو آئندہ جمعہ تک اللہ تعالیٰ اس کو برائی سے بچاتے ہیں۔ (ابن السنی)

(۲۰) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ، فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ، وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَهٗ عَلَيَّ، فَارْضِنِيْ بِمَا قَسَمْتَهٗ لِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

اس دعاء کا نام (دعاء آدم) ہے، طواف کی دو رکعتوں کے بعد خاص طور سے یہ دعاء پڑھی جاتی ہے (زبدۃ المناسک)

ترجمہ: اے اللہ! بیشک تو میرا ظاہر حال بھی جانتا ہے اور باطن بھی، لہذا میری معذرت قبول فرما اور تو میری حاجات بھی جانتا ہے لہذا میرا سوال پورا فرمادے، اور تو میرے اندر کا حال بھی جانتا ہے لہذا میرے گناہ معاف فرمادے، اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں سما جائے اور یقین صادق کا سوال کرتا ہوں تاکہ میں یہ بات اچھی طرح جان لوں کہ مجھ کو وہی نفع اور نقصان پہنچے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے، پس مجھ کو راضی رکھ میری قسمت پر، اے عظمت والے اور احسان والے۔

(۲۱) يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ۔

ترجمہ: اے رب میں تیری ایسی تعریف کرتا ہوں جو تیری علوِ شان اور عظیم سلطنت کے مناسب ہو۔

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہ کرامؓ سے بیان فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک بندے نے اس طرح کہا (جو اوپر مذکور ہے) تو لکھنے والے فرشتوں کے سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کو کیسے لکھیں، تو وہ دونوں فرشتے آسمان پر گئے اور جا کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: اے ہمارے رب! تیرے ایک بندے نے ایک جملہ کہا ہے، ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کو کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اس بندے نے کیا جملہ کہا ہے؟ (حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ اس نے کیا کہا ہے) انہوں نے عرض کیا: یہ کہا ہے:

يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس نے جس

طرح کہا ہے تم اس کو اسی طرح لکھ لو، جب وہ (آخرت میں) مجھ سے ملے گا تو خود اس کو اس کا بدلہ دوں گا۔ (ابن ماجہ)
فرشتوں کے سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کو کیسے لکھیں، بظاہر
مطلب یہ ہے کہ سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کا کتنا ثواب لکھیں۔

جَامع دعاء

(۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ، وَاَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهٖ مُحَمَّدٌ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْہُ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَمَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ
قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَہٗ رُشْدًا۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ سے یوں فرمایا کہ تم جامع دعائیں مانگا کرو، (وہ بہت دیر سے دعائیں مانگ رہی تھیں) انہوں نے عرض کیا جامع دعا کون سی ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا تعلیم فرمائی (الادب المفرد)۔

گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہیں کہ یہ دعا بہت جامع ہے، اوّل تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ساری ہی دعائیں جامع ہیں، اور پھر جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہوں کہ یہ دعا جامع ہے تو پھر اس کا کیا کہنا؟ یہ دعا "مختصر فضائل درود" میں بھی ہم نے لکھی ہے

وہاں اس کا ترجمہ بھی مذکور ہے۔

(۲۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّكَ
اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس طور پر کہ گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور ایک ہے، اور سب سے بے نیاز ہے اور تو ایسا ہے کہ نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا اور نہ تو خود کسی سے پیدا ہوا اور تیرا کوئی ہمسر نہیں ہے، اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو میرے سب گناہ معاف کر دے، بیشک تو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا تو اس پر آپ نے فرمایا: "قسم

ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس شخص نے اس وقت اللہ کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے جس کے ذریعہ دعاء قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی شریف)

اور ابوداؤد شریف کی روایت میں اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں تشہد کے بعد اس طرح دعاء مانگ رہا تھا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ یَا اَللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مغفرت ہوگئی، آپ نے تین بار یہی فرمایا۔

(۲۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعِفَّۃَ وَالْاَمَانَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدَرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں صحت کا اور پاکدامنی کا اور امانت داری کا اور خوش خلقی کا اور مقدر پر راضی رہنے کا۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔ (بیہقی)

(۲۵) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ التَّوْفِیْقَ لِمَحَابِّکَ مِنَ الْاَعْمَالِ، وَاَسْاَلُکَ صِدْقَ التَّوَکُّلِ عَلَیْکَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِکَ۔ (الحلیۃ)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے پسندیدہ اعمال کی توفیق کا، اور سوال کرتا ہوں تجھ سے صحیح معنی میں تجھ پر توکل کا اور تیرے ساتھ حسن ظن کا (یعنی ایسا یقین جس سے تیرے ساتھ حسن ظن پیدا ہو)۔

(۲۶) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ
وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ، لَایَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا
اَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَیِّئَ
الْاَخْلَاقِ لَایَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ، وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت فرما، تیرے سوا اچھے اعمال واخلاق کی کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے، اور برُے اعمال و برے اخلاق مجھ سے ہٹا دے، تیرے سوا کوئی ان کو ہٹانے والا نہیں ہے، اور بغیر تیری مدد کے نہ کسی برائی سے بچا جا سکتا ہے اور نہ طاعت پر قدرت ہے۔

(۲۷) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِنْ
عَلَانِیَتِیْ، وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ
الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرَ ضَالٍّ وَلَا مُضِلٍّ۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔ (ترمذی شریف)

مضمون دعاء: اے اللہ! میرے ظاہر کو اچھا کر دے اور باطن کو ظاہر سے بھی اچھا کر دے، اور مجھ کو اچھی بیوی اور اچھی اولاد عطاء فرما، جو نہ خود گمراہ ہو نہ دوسرے کو گمراہ کرنے والی ہو، اور اچھا مال بھی عطا فرما۔

(۲۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی
وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔ (مسلم)

ترجمہ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت کا تقویٰ اور پرہیزگاری

کا، اور پاکدامنی کا، اور (حسب ضرورت) مالداری کا سوال
کرتا ہوں۔

(۲۹) اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ
مَا یَنْفَعُنِیْ، وَزِدْنِیْ عِلْمًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی
کُلِّ حَالٍ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ! مجھ کو نفع پہنچا اس علم کے ذریعہ جو
تونے مجھ کو عطا کیا، اور مجھ کو مزید ایسا علم عطا فرما جو مجھ کو نفع
دے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہر حال میں، اور میں
پناہ چاہتا ہوں اللہ کی اہل جہنم کے حال سے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ
دعا پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی)

(۳۰) اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ
بَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء
پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)

مضمون دعاء: اے اللہ! میرے تمام جسم کو عافیت اور سلامتی
عطا فرما، اور خاص کر نگاہ کو، اور اس کو اخیر تک باقی رکھ،
اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے اوصاف ہیں۔

(۳۱) اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا وَزَکِّھَا، اَنْتَ
خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا، اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا۔

(مسند احمد)

ترجمہ: اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما،
اور اس کو گناہوں اور گندگیوں سے پاک کر کہ تو میرے نفس کا
بہترین تزکیہ کرنے والا ہے تو اس کا مولیٰ اور مہربانی کرنیوالا ہے،

(۳۲) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَكَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَكَ۔

اس دعاء کے بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دعاء ہے جس کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے جس کو میں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ (ترمذی شریف)

مضمون دعاء: اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ تیرا بکثرت شکر ادا کروں، اور بکثرت ذکر کروں، اور تیرے احکام کی پیروی کروں اور ان کا لحاظ رکھوں۔

مغفرت اور رزق میں وسعت و برکت کی دعاء

(۳۳) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ مَا رَزَقْتَنِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخشدے اور میرے گھر میں

وسعت عطاء فرما، اور جو نعمتیں تو نے مجھ کو عطاء کی ہیں ان میں برکت عطاء فرما۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا: رات جو میں نے آپ کی دعاء سنی تو صرف یہی تھی (بہت ہی مختصر سی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے دیکھا بھی! اس دعاء میں اور کیا چیز باقی رہ گئی؟ (ترمذی شریف) یعنی اس میں تو سب کچھ آگیا، گو مختصر ہے لیکن بہت جامع ہے، یہ دعاء ان دعاؤں میں سے بھی ہے جو وضو کے درمیان پڑھی جاتی ہیں، یہ دعاء ایک کتاب میں کچھ اضافہ کے ساتھ اس طرح ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ فِیْ خُلُقِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ کَسْبِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ بِمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے اخلاق وسیع اور بلند فرما دے، اور میری کمائی میں برکت عطا فرما، اور مجھ کو میری روزی پر قناعت عطا فرما، اور جو رزق مقدر میں نہیں ہے اس کے فتنے میں مجھ کو مبتلا نہ فرما (کہ اس کی طلب میں لگا رہوں)۔

(٣٤) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں تمام ان خیر کی چیزوں کا جن کا سوال کیا ہے تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نے، اور پناہ چاہتے ہیں تجھ سے تمام ان چیزوں کے شر سے جن سے پناہ چاہی ہے تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور اے اللہ! تو ہی ایسی ذات ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے، اور تو ہی نیک انجام تک پہنچانے والا ہے، اور کسی بھی برائی سے بچنا اور کسی نیک کام پر قدرت بغیر تیری مدد کے نہیں ہو سکتی، تو بہت بڑا اور برتر ہے۔

حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے بہت سی دعائیں مانگی ہیں، ہمیں تو وہ یاد نہیں ہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو ایک ایسی دعا بتاتا ہوں جو ان سب دعاؤں کو جامع ہے، اور پھر آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ (ترمذی شریف)

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے: ان صحابی یعنی ابوامامہؓ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم سے سوال فرما کر ایسی جامع دعار کی تعلیم کرادی۔

علمار فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی دعاؤں میں سب سے زیادہ جامع دعار "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" ہے، اور حدیث شریف کی دعاؤں میں سب سے جامع یہ دعار ہے جو اوپر مذکور ہوئی

(۳۵) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔

ترجمہ: اے اللہ ہماری تعداد میں اضافہ فرما اور کمی نہ فرما، اور ہمارا اکرام فرما، ہماری اہانت نہ فرما، ہم کو عطار فرما اور محروم نہ فرما، ہم کو ترجیح دے دوسروں پر نہ کہ دوسروں کو ہم پر، اور ہمیں اپنے سے راضی کرلے اور ہم سے راضی ہو جا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب قد افلح المؤمنون کی شروع کی دس آیات نازل ہوئیں تو آپ نے قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعار مانگی اور فرمایا: مجھ پر اس وقت دس آیتیں نازل ہوئی ہیں، جو ان پر اچھی طرح عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی شریف)

ان دس آیات کی تفسیر غور سے پڑھی جائے عمل کی نیت سے۔

(۳۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ۔

(ترمذی شریف)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں برے اخلاق اور برے اعمال اور بری خواہشات اور بیماریوں سے۔

ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعار مانگا کرتے تھے "والادواء" کا اضافہ بعض روایات میں ہے۔

(٣٧) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں ان اعمال کے شر سے جو میں نے کئے ہیں اور جو نہیں کئے ان کے بھی شر سے۔

حضرت عائشہؓ سے سوال کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا مانگتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا یہ دعاء۔ (ابوداؤد شریف)

(٣٨) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ۔

ایک صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ مجھ کو پڑھنے کے لئے کوئی دعاء بتا دیجئے، اس پر آپ نے ان کو یہ دعاء بتائی۔ (ابوداؤد)

اگر کوئی شخص اس دعاء کا اہتمام کرے اس کو انشاء اللہ

تعالیٰ محفوظ زندگی نصیب ہو جائے۔

مضمونِ دعاء: اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کان، آنکھ، زبان دل اور شرمگاہ ہر ایک کے شر سے پناہ چاہتا ہوں

احقر بھی سبق کو جاتے وقت درسگاہ میں داخل ہونے سے پہلے اکثر یہ دعاء پڑھتا ہے، دراصل نفس امّارہ اور شیطان ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے، اللہ کے ذکر ہی سے ڈر کر وہ بھاگتا ہے۔

(٣٩) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں حق کی مخالفت سے، اور نفاق سے، اور بُرے اخلاق سے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ (ابوداؤد شریف)

(۴۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں آزمائش کی سختی اور بدبختی کی گرفت سے اور اس بات سے کہ مقدرات کے فیصلوں سے میرے دل میں تنگی پیدا ہو اور دشمنوں کے ہنسی اڑانے سے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان چاروں چیزوں سے (جو دعا میں مذکور ہیں) پناہ مانگتے تھے۔

(بخاری شریف)

(۴۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں نعمتوں کے

زائل ہونے سے، اور عافیت کے پلٹ جانے سے، اور اچانک کی مصیبت سے، اور تیری ہر ناراضی سے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی من جملہ دعاؤں کے ایک دعا یہ بھی تھی۔ (مسلم شریف)

آدمی کو خوش حالی اور ہر طرح کی راحت و عافیت حاصل ہونے کے بعد ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں یہ نعمتیں مجھ سے میری ناشکری کی وجہ سے چھن نہ جائیں، اس کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

(۴۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص مؤمنین اور مؤمنات کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اس کے لئے ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے استغفار کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتے ہیں۔ (حصن حصین) چونکہ اس شخص نے تمام مؤمنین

ومؤمنات کے لیے دعاء مغفرت کی ہے تو اس کے صلہ میں
اللہ تعالیٰ اس شخص کے نامۂ اعمال میں تمام مؤمنین ومؤمنات
کی تعداد کے برابر ہر ایک کی طرف سے ایک ایک نیکی
لکھواتے ہیں، اللہ اکبر! کتنا بڑا اجر ہے، زندہ مؤمنین جو
موجود ہیں دنیا میں صرف انہی کی تعداد سو کروڑ سے زائد بتاتے
ہیں، اور جو گذر گئے وہ تو بے شمار ہیں، اللہ تعالیٰ کے خزانے
بہت وسیع ہیں، وللہ خزائن السمٰوات والارض۔

اس دعاء کی ایک اور فضیلت ہے، کتاب کے آخری صفحہ پر دیکھیے۔

(۴۳) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

ترجمہ: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس
سے توبہ مانگتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ
سے زیادہ میں نے کسی کو یہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (ابن السنی)

یہ مختصر سا استغفار ہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ
بخشے بخشائے ہیں، استغفار کی اتنی کثرت فرما رہے ہیں،
آپ
تو ہم لوگوں کو اس کا جتنا اہتمام کرنا چاہیئے ظاہر ہے۔
مجھ سے میرے ایک قدیم استاذ نے بیان کیا کہ میں اپنی
طالب علمی کے زمانے میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت
میں گنگوہ خانقاہ میں حاضر ہوا تو اس وقت حضرت بالجہر
یعنی ذرا آواز سے استغفار پڑھ رہے تھے۔

گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت

(۴۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ
وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ
خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ اسکے بعد کہے:
اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ۔ (ابوداؤد)

(۴۵) اور نکلتے وقت: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اسی پر توکل کرتے ہوئے (گھر سے نکلتا ہوں) بغیر اللہ کی مدد کے نہ گناہ سے بچنا ہے اور نہ طاعت کی قوت ہے، اے اللہ! میں تجھ سے پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، یا ظلم کروں کسی پر یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں خود کوئی جہالت کا کام کروں یا وہ مجھ پر کیا جائے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعاء پڑھے تو اس سے کہا جاتا ہے

اب تیری کفایت کی جائے گی اور حفاظت کی جائے گی اور شیطان اس سے پرے ہٹ جاتا ہے۔ (ترمذی)

جب گھر سے نکلے تو یہ دعاء پڑھے، اور اگر صبح کی نماز کے لئے مسجد جا رہا ہو تو اس میں اس دعاء کا اضافہ کرے جو دعاء اس کے بعد آرہی ہے۔

صبح کی نماز کے لئے جاتے وقت

(۴۶) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا، وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا، وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا، وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِیْ نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِیْ نُوْرًا، وَمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا، وَمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا، وَمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِّیْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا (مسند احمد و صحیحین)

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں، زبان میں، آنکھ میں، کان میں، اور دائیں بائیں، اور اوپر نیچے، آگے پیچھے نور پیدا فرما۔ نور پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ میرے اندر صلاحیت پیدا فرما اور مجھ کو توفیق عطا فرما ان سب اعضاء کو صحیح استعمال کرنے کی، حق میں استعمال کرنے کی، ناجائز استعمال سے بچا، ناجائز استعمال تاریکی ہے، اور صحیح استعمال روشنی و نور ہے۔

کھانے کے بعد کی دعاء

(۴۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ کو یہ کھانا کھلایا، اور بغیر میری کوشش اور قوت کے مجھ کو عطا کیا۔

حضرت معاذ بن انسؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: جو شخص کھانے کے بعد یہ دعاء پڑھے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی شریف)

(۴۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(۴۹) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ۔

جب کسی کے یہاں کھانا کھائے

(۵۰) اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْ مَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔

ترجمہ: یا اللہ! ان لوگوں کے رزق میں برکت فرما، اور ان کی مغفرت فرما، اور ان پر رحم فرما۔

حضرت عبداللہ بن بسر السلمیؓ سے مرفوعاً یہ دعاء مروی ہے (مسلم)

(۵۱) اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھ کو کھلایا اس کو تو کھلا، اور جس نے مجھ کو پلایا اس کو تو پلا۔

(۵۲) اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ۔

ترجمہ: (ہمیشہ) روزہ دار تمہارے یہاں افطار کرتے رہیں اور (ہمیشہ) نیک ہی لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے استغفار کرتے رہیں۔

یہ دعاء حضرت انسؓ سے منقول ہے۔ (مسند احمد)

بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت

(۵۳) بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ

وَالْخَبَائِثِ۔ ترجمہ: اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری جنات و شیاطین سے خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں۔

حدیث شریف میں وارد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جو بیت الخلاء ہیں ان میں جنات و شیاطین جمع رہتے ہیں، لہذا جب تم ان میں داخل ہو تو اللہ تعالیٰ کی ان سے پناہ چاہو۔ (ابوداؤد) لہذا جنات و شیاطین سے بچنے کیلئے بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت اس دعاء کو پڑھنا ضروری ہے، یہ عامل قسم کے لوگ بھی اپنا تجربہ یہی بتاتے ہیں۔

اور نکلتے وقت پڑھے:

(۵۴) غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے یہ گندگی دور کی

اور مجھ کو عافیت عطا فرمائی۔

(فائدہ) یہاں پر معافی چاہنا نعمتوں کے شکر میں کوتاہی کی وجہ سے ہے اور منجملہ ان نعمتوں کے بسہولت استنجا سے فراغت بھی ہے جس کا شکر ادا کرنے میں ہم سے کوتاہی ہوتی ہے، اسی لئے بیت الخلاء سے باہر آکر یہ دعا پڑھتے ہیں۔

غسل خانہ میں داخل ہو تو کیا پڑھے

(۵۵) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ۔

ایک حدیث میں ہے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غسل خانہ اچھی جگہ ہے جس میں مسلمان داخل ہوتا ہے، جب داخل ہو تو اس میں سوال کرے اللہ تعالیٰ سے جنّت کا، اور پناہ چاہے جہنم سے۔ (کتاب الاذکار)

بندہ کہتا ہے غسل خانہ صفائی ستھرائی کا محل ہے وہاں سے آدمی صاف ستھرا ہو کر نکلتا ہے، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں "كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ" کہ وہ ایسے حسین و خوبصورت اور تر و تازہ تھے جیسے ابھی ابھی غسل خانہ میں سے نکل کر آرہے ہوں۔ اور چونکہ اصل مقام صفائی ستھرائی اور زینت و جمال کا جنّت ہے، اس لئے اس موقع پر مسلمان آدمی کا ذہن اس کی طرف جانا چاہیئے، اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اس کا سوال کرے، اور جہنم سے پناہ چاہے، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غسل خانہ پاک و صاف ہونا چاہیئے، چنانچہ حدیث شریف میں اس میں پیشاب کرنے کی ممانعت آئی ہے، اس کے بالمقابل جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ [illegible]) پڑھنا وارد ہے، اس لئے کہ وہاں پر شیاطین

جمع ہوتے ہیں، جیساکہ حدیث میں اس کی تصریح ہے، لہذا ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہیے۔

سونے کے وقت کی دعائیں

(۵۶) اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ، وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ، رَغْبَةً وَرَھْبَةً اِلَیْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ، اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے آپ کو تیرے ہی حوالہ کرتا ہوں (کہ تیرے ہی احکام پر چلنا ہے)، اور اپنے سارے امور تیرے ہی سپرد کرتا ہوں (یعنی تجھ پر ہی تمام امور میں توکل

کرتا ہوں) اور تجھ پر ہی اپنی ٹیک لگاتا ہوں (اعتماد کرتا ہوں) رغبت کی چیزوں میں بھی اور خوف کی چیزوں میں بھی، تیرے سوا نہ کوئی ٹھکانا ہے نہ جائے پناہ، ایمان لاتا ہوں تیری اس کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبی پر جس کو تو نے ہماری طرف بھیجا۔

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو (سونے کے لئے) اپنے بستر پر آئے تو اول وضو کر، اس کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھ، اگر تو اس حال میں مرا تو فطرتِ اسلام پر مرے گا۔ (بخاری ومسلم)

(۵۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَآوَانَا، فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے۔ (مسلم وابوداؤد)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں

کھلایا اور پلایا اور ہماری کفایت کی اور ہمیں ٹھکانہ دیا، کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے لئے نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا۔ اور ایک روایت میں یہ دعاء بھی آئی ہے: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، وَبِكَ اَرْفَعُهٗ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔ (بخاری ومسلم)

(۵۸) اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ، اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ

فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعاء پڑھا کرتے تھے (ابوداؤد) لیکن ہمیں اور آپ کو یہ دعاء بکثرت پڑھنی چاہیئے، شریر کے شر سے بچنے کے لئے یہ بہت زوردار دعاء ہے، اس دعاء میں اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے اوصاف اور کمالات مذکور ہیں کہ تو ہی ہر چیز کا خالق ومالک ہے، تورات، انجیل، اور قرآن کا نازل کرنے والا ہے، ہر شریر تیرے قبضہ میں ہے، تو مجھے اس کے شر سے بچالے، اور میرا قرض ادا کرادے، اور میری فقیری کو مالداری سے بدل دے۔

(۵۹) اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

بیدار ہونے کے وقت

(۶۰) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت

(۶۱) بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

(۶۲) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔
حدیث شریف میں ہے جو شخص مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعاء پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہ شخص پورے

دن کے لئے مجھ سے محفوظ ہوگیا۔ (ابوداؤد) سبحان اللہ! کیسی اچھی دعاء ہے لہذا اس دعاء کو بھی مسجد میں داخل ہونے کے وقت ضرور پڑھنا چاہیئے۔

(۶۳) اور نکلتے وقت یہ پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ، اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

جب بازار میں داخل ہو

(۶۴) بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْصَفْقَةً

خَاسِرَةً۔

(۶۵) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص بازار میں داخل ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے تو اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس لاکھ گناہ معاف کئے جاتے ہیں، دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ (ترمذی وغیرہ)

(۶۶) حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "اوجز المسالک شرح موطا امام مالک رحمہ اللہ" کی شرح کے اخیر میں مندرجہ ذیل مناجات لکھی ہے:

رَبِّ كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ

عِنْدَهَا شُكْرِيْ، وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ اِبْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِيْ، فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ، وَيَا مَنْ رَاٰنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ، يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ اَبَدًا، وَيَا ذَا النَّعْمَاءِ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى اَبَدًا! اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْاَبَدِ۔

ترجمہ: اے میرے رب کتنی ہی ایسی نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ کو عطا کیں لیکن میری طرف سے ان کے شکر میں کمی ہی ہوتی رہی، اور کتنی ہی ایسی مصیبتیں ہیں جنہیں تو نے مجھ کو مبتلا کیا (میری آزمائش کے لئے) لیکن میری جانب سے

ان پر صبر کرنے میں کمی ہی ہوتی رہی، پس اے وہ کریم ذات
جس نے مجھ کو میری ناشکری کے باوجود محروم نہیں رکھا، اور
میری بے صبری کے باوجود اپنی نصرت اور مدد کو مجھ سے نہیں
روکا، اور اے وہ ذات جس نے مجھ کو معاصی پر دیکھنے کے
باوجود رسوا نہیں کیا، اور اے وہ محسن جس کے احسانات
کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں، اور اے وہ منعم جس کے
انعامات کو شمار نہیں کیا جا سکتا، میں تجھ سے یہ دعاء کرتا ہوں
کہ تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل،
اولاد، اور اصحاب پر اور آپ کے اتباع کرنے والوں پر ہمیشہ
ہمیش اپنی خاص رحمتیں نازل فرما۔

(۶۷) اَللّٰھُمَّ اَفْلِحْنِیْ وَمَنْ لَحِقَ بِیْ وَمَنْ
طَلَبَ الدُّعَاءَ مِنِّیْ۔

یہ دعاء بندہ کو حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ کے ہاتھ سے

ایک ورق پر لکھی ہوئی ملی، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اے اللہ!
مجھ کو اور میرے متعلقین کو جو مجھ سے وابستہ ہیں اور ان سب
لوگوں کو جنہوں نے مجھ سے دعاء طلب کی ہے فلاح دارین
نصیب فرما"۔

یہ دعاء ان صلحاء کے زیادہ حسب حال ہے جن سے لوگ
دعاء طلب کرتے ہیں کہ اس میں ان سب کے لئے دعاء آگئی۔

(۶۸) رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِاَھْلِ
بَیْتِیْ وَلِاِخْوَانِیْ وَاَخَوَاتِیْ وَاَعْمَامِیْ وَعَمَّاتِیْ
وَاَخْوَالِیْ وَخَالَاتِیْ وَاَجْدَادِیْ وَجَدَّاتِیْ
وَلِشَیْخِیْ وَسَائِرِ مَشَائِخِیْ، وَلِاُصُوْلِیْ
وَفُرُوْعِیْ وَفُرُوْعِ اُصُوْلِیْ، وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ،
الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ، اِنَّکَ سَمِیْعٌ

قَرِيْبٌ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ۔

ترجمہ: اے رب مغفرت کر میری اور میرے والدین کی، اور میرے اہل خانہ کی، اور میرے بھائی بہنوں کی، اور میرے چچاؤں اور ماموؤں کی، خالاؤں اور پھوپیوں کی دادے دادیوں کی، اور میرے اپنے شیخ اور جملہ مشائخ کی اور تمام اصول وفروع کی میرے فروع کی بھی اور میرے اصول کے فروع کی بھی، اور تمام مؤمن مردوں عورتوں کی، اور تمام مسلم مردوں عورتوں کی وہ زندہ ہوں یا مر چکے ہوں بیشک تو دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

یہ دعا میری جوڑی ہوئی ہے جس کو میں صبح کی نماز کے بعد تو خاص طور سے پڑھتا ہوں، اور کبھی دوسرے وقت بھی، کبھی اس میں اختصار کر دیتا ہوں، اور "ولاھل بیتی" کے بعد "ولشیخی" سے اخیر تک پڑھتا ہوں، درمیان کی دو سطریں

حذف کر دیتا ہوں۔

مجلس سے اٹھتے وقت کی دُعائیں

(۶۹) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری تسبیح کرتا ہوں (پاکی بیان کرتا ہوں) اور تیری حمد کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس برخاست فرماتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے، ایک صحابی کے سوال کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا (استغفار) مجلس کا کفارہ ہے یعنی

جو لغزش یا لغزشیں مجلس میں ہوئی ہوں ان کا کفارہ۔

(ترمذی شریف)

(۷۰) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ: پاک ہے آپ کا رب، جو بہت بڑی عزت والا ہے، ہر اس چیز سے جو (مشرک) بیان کرتے ہیں، پیغمبروں پر سلام ہے اور سب طرح کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہاں کا رب ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جو شخص یہ چاہے کہ اپنی مجلس کے اعمال کا ثواب بڑے پیمانہ میں ناپ کر لے تو اس کو چاہیئے کہ اپنی مجلس کے ختم پر یہ پڑھے۔ (ابو نعیم)

فصل ثانی

اس فصل میں وہ دعائیں مذکور ہیں جو مرض، مصائب اور دوسرے خاص اوقات میں پڑھی جاتی ہیں۔

ہر کام میں سہولت حاصل ہونے کیلئے

(۷۱) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ

رَّحِيْمٌ o فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس ایک ایسا رسول آیا ہے جو تم ہی میں سے ہے، جس کو تمہاری ہر تکلیف بہت گراں معلوم ہوتی ہے، جسے تمہاری بھلائی کی دھن لگی ہوئی ہے، جو مؤمنوں کے لئے انتہائی شفیق نہایت مہربان ہے۔ (یہ صرف پہلی آیت کا ترجمہ ہے)

حدیث شریف میں ہے جو شخص ان دو آیتوں کو روزانہ صبح وشام سات سات بار پڑھے اس کے لئے تمام کاموں میں سہولت میسر ہو۔ (معارف القرآن)

بے چینی اور فکر کے وقت کی دعائیں

(۷۲) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

حدیث شریف میں ہے کہ یہ دعاء مکروب کے لئے ہے، یعنی جو شخص کسی مصیبت کی وجہ سے کرب اور بے چینی میں مبتلا ہو اس کے لئے۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار

ہوں، پس تو مجھ کو میرے نفس کے حوالے نہ کر، پلک جھپکنے کے بقدر بھی، اور میرا سب حال درست کردے، تیرے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں ہے۔

(۷۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

ترجمہ: اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بے شک میں ظلم (گناہ) کرنیوالوں میں سے ہوں۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جس کو جو بھی بے چین شخص پڑھے تو اس کی بے چینی دور ہو جائے گی، اور وہ کلمہ ہے میرے بھائی یونس علیہ السلام کا، جس کو انہوں نے اس وقت

پڑھا تھا جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے۔ (ترمذی)

(۷۴) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (پوری آیت الکرسی) اور سورۃ البقرہ کی اخیر کی آیات لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ (اخیر تک)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی اور سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں بے چینی کے وقت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی فرماتے ہیں۔ (ابن السنی)

(۷۵) اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔

ترجمہ: اللہ ہی میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

حضرت اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ بتلاؤں

جن کو تم کرب یعنی بے چینی کے وقت پڑھ لیا کرو، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اوپر والی دعا بتائی (ابوداؤد شریف)

(۷۶) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

ترجمہ: نہیں ہے پھرنا (گناہ سے) اور نہ طاقت ہے (عبادت کی) مگر اللہ ہی کی مدد اور فضل سے۔

حدیث میں ہے کہ اس کا پڑھنا ننانوے بیماریوں کا علاج ہے، جن میں کم سے کم غم اور فکر ہے۔

(حصن حصین)

(۷۷) یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور تمام مخلوق کو سنبھالنے والے! میں صرف تیری رحمت سے تیری مدد چاہتا ہوں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کو کسی وجہ سے بے چینی لاحق ہوتی تو یہ دعا پڑھا کرتے۔

اور ایک روایت میں ہے جو ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے موقع پر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ پڑھا کرتے تھے: "سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ" (ترمذی شریف)

چین وسکون حاصل ہونے کے لئے ایک جامع دعا

(۷۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ، مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ، اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ ھُوَلَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًا

مِنْ خَلْقِكَ، اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ، وَنُوْرَ بَصَرِیْ، وَشِفَاءَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ، وَذَهَابَ هَمِّیْ وَغَمِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں، اور تیری ہی بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہی حکم میرے بارے میں چلتا ہے، تیرا فیصلہ میرے بارے میں (جو بھی ہو) وہ عدل وانصاف ہے، دعاء کرتا ہوں میں تجھ سے تیرے ہر اس نام سے جو تو نے خود لیا ہو یا وہ نام تو نے اپنی کسی کتاب میں نازل فرمایا ہو، یا وہ نام تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہو، یا وہ نام صرف تیرے پاس تیرے علم غیب میں ہو (کسی کو تو نے بتایا نہ ہو) یہ دعاء کرتا ہوں کہ آپ

قرآن کریم کو میرے دل کی بہار بنا دیں، اور اس کو میری آنکھ کی روشنی بنا دیں، اور میرے سینے کی شفاء بنا دیں، اور اس کو میرے غم اور فکر کے دور ہونے کا ذریعہ بنا دیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو کوئی غم یا فکر لاحق ہو اور وہ یہ دعاء پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور فکر کو خوشی سے بدل دیں گے، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! جس شخص کو یہ دعاء محفوظ نہ ہو تو وہ تو بڑے خسارے میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے، اور پھر فرمایا: لہٰذا ان کلمات کو خود بھی پڑھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ (ابن السنی)

درد اور مرض کے دفعیہ کیلئے چند دعائیں

(۷۹) اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں ایک دن میرے بدن (کے کسی حصہ) میں اس قدر شدید درد تھا جس کی وجہ سے میں ہلاکت کے قریب ہو گیا، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جس جگہ درد ہے وہاں اپنا دایاں ہاتھ پھیر کر سات بار یہ دعا پڑھ (جو اوپر مذکور ہوئی) وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا درد دور کر دیا، اس کے بعد سے میں اپنے گھر والوں کو اور دوسروں کو بھی یہ عمل بتاتا رہا۔

(ترمذی شریف)

(۸۰) رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ، اَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ، اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا، اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ، اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ۔

حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ سے فرمایا تم میں سے جس کو درد وغیرہ کی شکایت ہو یا کوئی تم سے اپنے درد کی شکایت کرے تو یہ دعاء (مذکورہ بالا) پڑھ کر دم کرے (انشاء اللہ تعالیٰ) وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ (ابوداؤد)

(٨١) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِىْ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ، مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ۔

حضرت عثمان غنی رضؓ فرماتے ہیں جب میں بیمار ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دم کیا کرتے تھے، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس طرح دم کیا (جو اوپر مذکور ہے) اس کے بعد جب آپ جانے لگے تو فرمایا: اے عثمان! اس طرح دم کیا کر، اس جیسی جھاڑ تم لوگوں نے اس سے پہلے نہ کی ہوگی۔ (ابن السنی)

(٨٢) اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ
اَنْتَ الشَّافِىْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً
لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ مریض پر پڑھ کر دم کیا جائے (ابوداؤد)

جو شخص شدّت مرض اور تکلیف کی وجہ سے خستہ حال ہوجائے

(٨٣) تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

حدیث میں ہے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں تھا، آپ کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جو

بہت ہی کمزور اور خستہ حال تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کا یہ حال دریافت فرمایا: اس نے عرض کیا کہ دکھ اور بیماریوں نے ایسا کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے یہ سب دکھ اور تکلیف دور ہو جائے اور پھر فرمایا کہ یہ پڑھا کر (جو دعاء اوپر لکھی گئی) راوی کہتا ہے کہ کچھ روز بعد آپؐ کا گذر اس پر ہوا تو اس کا حال درست ہو چکا تھا، اس نے آپؐ کے دریافت کرنے پر بتایا کہ میں مسلسل وہ دعاء پڑھتا رہا جو آپ نے بتائی تھی۔ ایک دوسری روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بھی مجھے کوئی پریشانی پیش آتی ہے تو جبرئیلؑ میرے سامنے آتے ہیں" وہ فرماتے ہیں اے محمدؐ یہ پڑھو (یہی دعاء جو اوپر مذکور ہے) (روح المعانی)

اخیر میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا پڑھ لیں۔

قرض کی ادائیگی اور غم و فکر دور کرنے کیلئے

(۸۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں دیکھا کہ ابو امامہ انصاریؓ بیٹھے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ اے ابو امامہ تم یہاں بے وقت کیسے بیٹھے ہو؟ (وہ نماز کا وقت نہ تھا) انہوں نے عرض کیا کہ بہت سارے غم اور فکر اور قرضوں نے مجھے گھیر رکھا ہے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی دعاء نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کو پڑھو تو اللہ تعالیٰ

تمہارا غم دور کردے، اور قرض ادا کرادے؟ انھوں نے
عرض کیا: ضرور بتا دیجئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ دعا صبح وشام پڑھا کرو، وہ فرماتے ہیں میں نے اس پر
عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم بھی دور کر دیا اور قرض بھی
ادا کرا دیا۔ (ابوداؤد شریف)

(۸۵) اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری کفایت فرما اپنی حلال روزی کے ذریعہ حرام روزی سے اور اپنے فضل سے مجھ کو بے نیاز کردے اپنے ماسوا سے۔

روایت میں ہے کہ ایک نہایت ضرورت مند شخص حضرت علیؓ کی خدمت میں آیا، آپ نے اس سے فرمایا میں تجھ کو ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

سکھائے تھے، اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کرا دے گا۔ (ترمذی شریف)

(۸۶) اَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میرا قرض ادا کرادے اور میرے فقر کو مالداری سے بدل دے۔

(۸۷) اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے اپنے بندوں پر جس کو جتنی چاہے روزی عطا فرماتا ہے، اور وہ قوت والا اور غلبہ والا ہے۔

اس کو ہر نماز کے بعد کثرت سے پڑھیں۔

دعاءِ استخارہ

(۸۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ
وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ
مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ
وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ
وَیَسِّرْہُ لِیْ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ، اَللّٰھُمَّ وَاِنْ
کُنْتَ تَعْلَمُہٗ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاصْرِفْہُ
عَنِّیْ، وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ

رَضِّنِیْ بِہٖ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں، تیرے علم کی وجہ سے (یعنی چونکہ تجھ کو علم ہے اس بات کا کہ خیر کس میں ہے)، اور قوت طلب کرتا ہوں تجھ سے تیری قدرت کی وجہ سے (یعنی چونکہ تو قدرت والا ہے)، اور سوال کرتا ہوں محض تیرے فضل عظیم کی وجہ سے (یعنی تیری عطا محض فضل وکرم ہے) بیشک تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں، اور تو عالم ہے مجھے کچھ علم نہیں ہے، اور تو تو تمام غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے، (سوال میرا یہ ہے) کہ اگر تیرے علم میں یہ چیز (جو میرے ذہن میں ہے) میرے حق میں دین و دنیا اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما دے اور آسان فرما دے اور اس میں میرے لئے برکت رکھ دے، اور اگر تو اس کو میرے حق

میں بہتر نہیں جانتا ہے تو مجھ کو اس سے ہٹا دے اور اس کو میرے سے ہٹا دے، اور میرے لئے خیر مقدر فرما، وہ جہاں بھی ہو اور مجھ اس پر راضی کر دے (کہ میں اس پر خوش رہوں)

مختصر استخارہ

(۸۹) اَللّٰهُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ۔

حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرماتے تو یوں فرماتے: اے اللہ! میرے لئے پسند کیجئے، منتخب کیجئے (جو میرے حق میں بہتر ہو) (ترمذی شریف)

دعاءِ استخارہ کا خلاصہ بھی یہی ہے۔

(۹۰) اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد حصینؓ سے فرمایا: اگر تو اسلام لے آئے گا تو میں تجھ کو ایک دعاء سکھاؤں گا جو تجھ کو نفع دے گی، پھر جب وہ اسلام لے آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ دعاء بتا دیجئے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعاء سکھائی۔ (ترمذی شریف)

مضمون دعاء: "اے اللہ! میرے دل میں بھلائی کی بات ڈال، یعنی جو میرے حق میں خیر ہو، اور مجھ کو میرے نفس کے شر سے بچا" یہ دعاء بہت سے موقعوں پر پڑھی جا سکتی ہے مشوروں کے موقع پر، اور استخارہ کے موقعہ پر، اور ہر تردّد کے وقت۔

جس کو نیند نہ آنے کی شکایت ہو

(۹۱) اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَأَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَأْخُذُکَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَھْدِئْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ۔

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نیند نہ آنے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا بتائی کہ یہ پڑھا کر، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری وہ شکایت دور کر دی۔

(کتاب الاذکار)

مضمونِ دعا: اے اللہ! ستارے چھپ گئے اور (سب لوگوں کی) آنکھیں سکون سے ہو گئیں، اور آپ تو ہمیشہ زندہ رہنے

والے ہیں، پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہیں، آپ کو تو نہ اونگھ لگتی ہے اور نہ نیند آتی ہے، اے حی و قیوم! میری رات کو سکون والی بنا دے اور میری آنکھ کو سلا دے

جب کوئی کام مشکل نظر آئے

(۹۲) اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَھْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَھْلًا اِذَا شِئْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! نہیں ہے کوئی کام آسان مگر وہی جس کو تو آسان کر دے، اور تو تو سخت اور بنجر زمین کو نرم کر دیتا ہے جب چاہتا ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کو جب کوئی کام مشکل نظر آتا تو) یہ دعا پڑھتے تھے۔

(کتاب الاذکار)

گویا ہر مشکل کو آسان کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ نسخہ ہمیشہ کے لئے بتا دیا ہے۔

ولادت میں سہولت کیلئے

(۹۳) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (پوری آیۃ الکرسی) اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا

وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (اور معوذتین)

حضرت فاطمہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فرماتی ہیں کہ جب میرے یہاں (بچہ کی) ولادت کا وقت قریب آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ اور زینب رضی اللہ عنہما دونوں سے فرمایا کہ فاطمہ کے پاس جاکر "آیۃ الکرسی" اور "اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ" اخیر تک پڑھیں، اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب النّاس) پڑھ کر دم کریں، اس سے معلوم ہوا کہ اس عمل سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے۔

گمشدہ چیز یا انسان کے لئے

(۹۴) اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّالَّۃِ وَھَادِیَ

الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ۔

(رَوَاهُ الطَّبْرَانِیْ فِی الثَّلَاثَةِ)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی چیز گم ہو جائے یا کوئی شخص فرار ہو جائے تو اس کی واپسی کے لئے یہ مذکورہ بالا دعاء پڑھے۔

ترجمہ: اے اللہ! گمشدہ چیز کو لوٹانے والے، گمراہی سے ہدایت دینے والے، تو ہی گمراہی سے ہدایت دیتا ہے، مجھ پر میری گمشدہ چیز کو لوٹا دے اپنی قدرت اور دبدبے سے، اسلئے کہ وہ چیز تیری ہی عطاء کی ہوئی ہے۔

نیز یہ دعاء بھی: یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْهِ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَالَّتِیْ" اکابر سے

منقول اور مجرّب ہے۔

جب ناگوار بات پیش آئے یا اسکے آنے کا خطرہ ہو

(۹۵) اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ۔

جب کوئی ناگوار اور ناپسندیدہ چیز دیکھنے میں آئے (بدفالی کی قسم کی) تو یہ دعاء پڑھے۔ (ابن السنی)

مضمون دعاء: اے اللہ! بھلائیوں کو لانے والا اور برائیوں کو دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے، اور برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت بغیر تیری مدد کے نہیں ہے۔

(۹۶) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ کے ذریعہ ہر مخلوق کے شر سے۔

ایک صحابیہؓ فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مسافر) منزل پر اتر کر یہ دعا پڑھے تو اس کو وہاں سے واپسی تک کوئی چیز ضرر نہیں پہونچائے گی۔ (ترمذی ص ۱۸۱)

اگر کوئی شخص کسی سنگین آفت میں مبتلا ہو جائے

(۹۷) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! کیا میں تجھ کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تو کسی ہلاکت میں مبتلا ہو جائے تو وہ پڑھ لیا کرے، انہوں نے عرض کیا: ضرور! میں آپ پر

قربان ہو جاؤں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اوپر والے کلمات بتائے، اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کلمات کی برکت سے جو چاہے گا بلاؤں کو دور کر دے گا۔ (ابن السنی)

جب دشمن پر نظر پڑے یا اس کا خوف ہو

(۹۸) يَا مٰلِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ اَعْبُدُ وَاِيَّاكَ اَسْتَعِيْنُ۔

ترجمہ: اے قیامت کے دن کے مالک! میں صرف تیری ہی عبادت اور بندگی کرتا ہوں، اور صرف تجھ ہی سے تمام معاملات میں مدد طلب کرتا ہوں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں، ہم ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب دشمن سامنے آیا تو میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت یہ پڑھ رہے

یہی شکایت کی ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والی دعاء بتائی کہ اس کو بکثرت پڑھا کرو۔

(۱۰۱) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ جَلَّلْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ (ابن السنی)

ترجمہ: ہم پاکی بیان کرتے ہیں اس بادشاہ کی جو مقدس ہے، جو تمام فرشتوں اور روح القدس یعنی جبرئیل کا رب ہے، جس نے احاطہ کر رکھا ہے تمام آسمانوں اور زمین کا اپنے غلبہ اور دبدبہ کے ساتھ۔

دعاء صلوٰۃ الحاجۃ

(۱۰۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

ترجمہ: دعاء کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی صفات مذکور ہیں، اس کے بعد یہ ہے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت اور مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال اور خصلتوں کا، اور سوال کرتا ہوں ہر نیکی میں حصے کا اور ہر گناہ سے بچنے کا، میرا کوئی گناہ بغیر معاف کئے نہ چھوڑ، اور کوئی غم اور فکر بغیر دور کئے نہ چھوڑ، اور کوئی میری ایسی حاجت جو تجھ کو پسند ہو بغیر پورا کئے

نہ چھوڑ یا ارحم الراحمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی کی کوئی (خاص) حاجت وضرورت اللہ تعالیٰ شانہ سے ہو یا کسی آدمی سے تو پہلے اچھی طرح وضوء کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، اس کے بعد یہ (مذکورہ بالا) دعاء پڑھے۔ (ترمذی شریف)

امام نوویؒ فرماتے ہیں اس کے بعد دعاء الکرب یعنی "ربّنا اتنا فی الدّنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار" بھی پڑھے، اس کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

دعاء سفر

(۱۰۳) سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا

وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ، وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ، وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سواری پر سوار ہوتے باہر جانے کے لئے تو تین بار تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، اس کے بعد یہ (مذکورہ بالا) دعاء پڑھتے اور واپسی میں بھی یہی دعاء پڑھتے اور یہ زیادہ کرتے:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (مسلم شریف)

نکاح کے بعد دولہا کے لئے دعاء

(۱۰۴) بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔ یا صرف: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، یا صرف بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

جو شخص نکاح کرتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اسی طرح دعاء دیتے تھے۔ (صحیحین)

بیوی سے پہلی ملاقات کے وقت کی دعاء

(۱۰۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس عورت کے خیر کا اور جس خیر پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اس کا، اور پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے اور اس شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے یعنی اس کے اندر جو اچھی خصلتیں ہیں ان کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے اندر جو بری خصلتیں ہیں ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم میں سے کوئی شادی کرے کسی عورت سے تو (جب اس کے پاس جائے) تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعاء پڑھے۔

(ابوداؤد شریف)

جب مرغ کی آواز سنے

(۱۰۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو اس لئے کہ اس وقت اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔

جب کتے یا گدھے کی آواز سنے

(۱۰۷) أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کتوں یا گدھوں کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو، اس لئے کہ اس وقت انہوں نے شیطان کو دیکھا ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جانور ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے ہو۔ (صحیحین)

نظر بد، آسیب وسحر وغیرہ سے حفاظت کیلئے دو ماثور دعائیں

(۱۰۸) أُعِيذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھ کر حضرت حسنؓ وحسینؓ پر دم فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل واسحٰق (علیہما السلام) پر یہی دعا پڑھ کر دم کرتے تھے۔ (بخاری شریف)

(۱۰۹) بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدَةٍ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور پوچھا: کیا طبیعت ناساز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں" اس پر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ دعا پڑھ کر دم کیا۔ (مسلم و ترمذی)

(۱۱۰) مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: سب کچھ اللہ ہی کے چاہنے سے ہے بغیر اس کی مدد کے ہمیں کسی چیز پر طاقت نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ پر جو انعام فرمائیں اس کے مال اور اہل و عیال میں، اور وہ شخص مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے (ان کو دیکھ کر) تو موت تک اس کی ان نعمتوں پر کوئی آفت نہیں آئے گی، یعنی اس کی یہ سب نعمتیں آفات سے محفوظ ہو جائیں گی، یا یوں فرمایا کہ موت کے علاوہ اور کوئی آفت نہیں آئے گی، موت تو آنی ہی آنی ہے۔ (ابن السنی)

تنبیہ

اس کتاب کی تالیف کے دوران امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف "کتاب الاذکار" ہمارے سامنے رہی ہے، اور اکثر دعائیں ہم نے اسی سے لی ہیں، جس میں انہوں نے مسنون دعاؤں کو بہت تفصیل سے لکھا ہے اور اس کے ساتھ اذکار و تسبیحات کو بھی مستقل طور سے لکھا ہے

پھر اس کے بعد کتاب کے اخیر میں انہوں نے بعض معاصی
کا بھی ذکر کیا ہے، مثلاً غیبت، بہتان، چغلی، سوءِ ظن
(بدظنی) وغیرہ، اور ہر ایک کی ان میں سے تعریف، یعنی
اس کی حقیقت اور حکم شرعی اور ہر ایک کے بارے میں قرآن
وحدیث میں جو وعیدیں آئی ہیں وہ بھی لکھی ہیں۔

دعاء اور اذکار کے بیان میں ان چیزوں کا ذکر انہوں
نے بظاہر اس لئے ضروری سمجھا کہ جس طرح دعاء اور
اذکار وتسبیحات کا تعلق زبان سے ہے، اسی طرح ان
معاصی کا تعلق بھی زیادہ تر زبان سے ہے، اسی زبان کو
اگر ہم نے ان چیزوں میں بھی استعمال کیا تو یہ سمجھئے کہ ہم
نے اپنے اُن اعمال کو ضائع کر دیا جن اعمال کو بڑی محنت
اور ذوق وشوق سے کیا تھا، پس جس طرح اعمال صالحہ کو
اختیار کرنے میں نفس امارہ کی مخالفت کرنی پڑتی ہے،

اسی طرح ان اعمال کے وجود میں آنے کے بعد ان کی
حفاظت کے لئے معاصی سے، اور خصوصاً مذکورہ بالا
معاصی سے بچنا بھی ضروری ہے، خواہ غیبت کو کتنا
ہی جی چاہے، لیکن اس سے بچنے کی پوری کوشش کرے،
اور اس میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے، اسی طرح
دوسرے گناہوں میں بھی۔

بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی تین گناہوں
سے بچنے کا اہتمام کرلے تو پھر بہت سے گناہوں سے
بچنا آسان ہو جائے، غیبت، سوءِ ظن (بدگمانی) حسد،
دراصل یہ وہ گناہ ہیں جن میں بہت سے وہ دیندار لوگ
بھی مبتلا ہیں جو نماز، روزہ، اور دوسرے فرائض کے
پابند ہیں، اور دوسرے بڑے بڑے گناہوں سے بھی
بچتے ہیں، لیکن وہ ان تین گناہوں میں سے کسی ایک میں

یا تینوں میں کسی نہ کسی درجہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں، حالانکہ اپنی دعاؤں اور عبادتوں کی حفاظت وقبولیت کے لئے مطلقاً گناہوں سے اور خصوصاً مذکورہ بالا گناہوں سے جن میں ابتلاء زیادہ ہے، بچنا ضروری ہے۔

حسد اور عداوت اور آپس کی رنجشیں (جو سبب بنتی ہیں غیبت اور بدگمانی کا) ان سے بچنے کے لئے یہ سمجھنا کافی ہوسکتا ہے کہ آدمی یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کے ارادہ کے بغیر کوئی کسی کو ضرر اور نقصان ہرگز نہیں پہونچا سکتا، کسی کی مخالفت سے کچھ نہیں ہوسکتا، سوائے اس کے جو اللہ چاہے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں ایک روز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھ کو چند باتیں بتاتا ہوں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند نصائح فرمائیں

اور اخیر میں یہ بات ارشاد فرمائی کہ یہ بات اچھی طرح سمجھ لے کہ اگر تمام مخلوق جنات، والنسان سب مل کر تجھے کوئی ضرر پہونچانا چاہیں تو اتنا ہی پہنچا سکتے ہیں جتنا اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں لکھا ہے، اور اگر وہ سب مل کر کوئی نفع پہنچانا چاہیں تو اتنا ہی پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں لکھا ہے، تقدیر کا قلم لکھ کر خشک ہوچکا ہے، یعنی تقدیر کا فیصلہ اپنی جگہ اٹل ہے، اس میں کوئی تغیر وتبدل نہیں ہوگا۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مضمون کو "گلستاں" میں بڑے مؤثر انداز میں صاف صاف لکھا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

گر گزندت رسد زخلق مرنج
کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج

از خدا داں خلاف دشمن و دوست
کہ دلِ ہر دو در تصرف اوست

ترجمہ: اگر تجھ کو کوئی ضرر مخلوق سے پہنچے تو رنجیدہ نہ ہو اس لئے کہ مخلوق سے نہ راحت پہنچتی ہے نہ رنج، خدا ہی کی طرف سے جان! دشمن اور دوست کی مخالفت، اس لئے کہ دونوں کے دل اسی کے قبضہ میں ہیں۔

یہ مضمون اگر آدمی کے ذہن میں راسخ ہو جائے (اور ہونا چاہیئے، اس لئے کہ تقدیر کا مسئلہ ہے) تو پھر آپس کی لڑائیاں اور عداوتیں اور رنجشیں سب ختم ہو جائیں، اسی طرح مخلوق سے جو توقعات اور امیدیں وابستہ ہوتی ہیں ان سے بھی خلاصی مل جائے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما والی حدیث میں (جس کا ذکر شروع میں آیا ہے) یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ سوال کر، اور نہ مدد

طلب کر۔ ع

جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

تنبیہ یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ آدمی کو اپنی کوتاہیاں اور برائیاں نظر نہیں آتیں، دوسرے کی بے شک نظر آتی ہیں، اسی لئے زیادہ تر لوگ غیبت اور بدگمانیوں میں مبتلا ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ لیکن جو غیبتیں ہو چکی ہیں ان کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ جن کی غیبت کی گئی ہے، کوشش کر کے ان سے معافی مانگ لی جائے، یا پھر کم از کم ان کیلئے دعائے مغفرت کرے، مثلاً یوں کہا کرے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِمَنْ اِغْتَبْتُہٗ وَظَلَمْتُہٗ، کہ اے اللہ! مجھ کو بھی معاف کر اور ان کو بھی جن کی میں نے غیبت

کی ہے اور ان پر ظلم کیا ہے، ہم نے اپنے بعض بزرگوں سے ایسا ہی سنا ہے۔ واللہ الموفق۔

فائدہ حدیث شریف میں ہے: اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

یعنی تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر "لا الٰہ الا اللہ" ہے، اور تمام دعاؤں میں سب سے افضل دعاء "الحمد للہ" ہے "لا الٰہ الا اللہ" کا افضل الذکر ہونا تو اس لئے ہے کہ بغیر اس کے آدمی کا ایمان ہی ثابت نہیں ہوتا، دوسرے اسلئے بھی کہ "لا الٰہ الا اللہ" کے مفہوم میں اثبات اور نفی دو جزء ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ معبود اور لائق عبادت ہے اور دوسرا جزء یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بخلاف دوسرے اذکار کے، مثلاً: سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، ان سب میں اللہ تعالیٰ کی صرف ایک صفت مذکور ہے، اول میں

اللہ کے لئے پاکی کا ذکر ہے، اور دوسرے میں اس کا قابل تعریف ہونا مذکور ہے، اور تیسرے میں اللہ کے لئے بڑائی کا ثبوت ہے۔

لہذا "لا الٰہ الا اللہ" مضمون کے لحاظ سے ان سب سے بڑھ کر ہے کہ اس میں اثبات و نفی دونوں پائے جاتے ہیں

دوسری چیز حدیث بالا میں یہ ہے کہ "الحمد للہ" سب دعاؤں سے افضل ہے، علماء نے "الحمد للہ" کا دعاء ہونا اس طرح سمجھایا ہے کہ ایک دوسری حدیث میں ہے "رَأْسُ الشُّکْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہ الحمد للہ کہنا بہت اونچے درجے کا شکر ہے، سو "الحمد للہ" جب شکر ہے اور اونچے درجے کا شکر ہے تو شکر سے تو نعمتوں میں اضافہ اور برکت ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے "لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ" لہذا ثابت ہوا کہ الحمد للہ

سے تمام نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے، اور دعاء سے مقصود بھی یہی ہوتا ہے، یعنی نعمتوں کا حصول اور ان میں اضافہ، لہذا الحمد للہ بھی دعاء ہے۔

اور اس کی افضلیت اس معنی کر ہے کہ اس میں سوال کا کنایہ ہے، اور یہ معلوم ہے کہ کنایہ صراحت سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے، والکنایۃ ابلغ من الصراحۃ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ "حمد" اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے، اور کریم وسخی کی تعریف کرنا گویا اس سے اس کے کرم کا سوال کرنا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ الحمد للہ بھی سوال اور دعاء ہے، لہذا "الحمد للہ" بکثرت پڑھنا چاہئے کہ وہ ذکر تو ہے ہی، دعاء بھی ہے، دونوں صفتیں اس میں موجود ہیں۔

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر رات گذارتا تھا، جب آپ رات میں اٹھتے تو آپ کو وضوء

کا پانی دیتا تھا، تو دیر تک میں آپ سے یہی سنتا رہتا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"۔ (ترمذی شریف)

اور نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ جب آپ رات میں اٹھتے تو میں آپ کی زبان سے دیر تک "سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" ہی سنتا رہتا، اور پھر اس کے بعد آپ سے دیر تک "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" سنتا رہتا۔

اور ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ بتا دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ کون سا کلام محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کیلئے پسند فرمایا: "سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ" (ترمذی شریف)

لہذا جب بھی آدمی رات میں اٹھے تو حضور کے اتباع
میں کثرت سے کبھی سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مسلسل
اور کبھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مسلسل، اور
کبھی سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ رَبِّيْ
وَبِحَمْدِهٖ پڑھتا رہے، خواہ نفل نماز (تہجد) پڑھنے
کی نوبت نہ آئے، اسی کو غنیمت سمجھے، کم از کم ایک
سنّت تو ادا ہوگی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے
(آمین)

ایک روایت میں ہے "اَلِظُّوْا بِيَاذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ" ترجمہ: اے لوگو! "یاذا الجلال والاکرام"
کو لازم پکڑلو، (ترمذی شریف) یعنی بکثرت اس کا ورد رکھو
اس میں اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں مذکور ہیں "جلال" یعنی عظمت
اور بزرگی، اور "اکرام" یعنی احسان، یعنی اے عظمت اور

احسان والے یہ دو صفتیں اللہ تعالیٰ کی قرآن کریم میں بھی مذکور
ہیں، تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

فائدہ

بعض لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ نماز میں جی نہیں
لگتا، وسوسے آتے ہیں؟

اس کا علاج ایک بزرگ (مولانا الحاج منیر احمد صاحب
بستوی مظاہری) نے مجھے یہ بتایا کہ نماز میں جو کچھ پڑھا جائے
(قرآن پاک کی سورتیں، رکوع وسجود کی تسبیحات، نیز التحیات
وغیرہ) ان سب کو یاد سے نہ پڑھا جائے، بلکہ ارادے سے
پڑھا جائے، تو پھر دھیان سے پڑھا جائے گا اور جی لگے گا،
اور اگر صرف یاد ہونے اور زبان پر چڑھا ہوا ہونے کے طور
پر پڑھا جائے گا تو نماز میں دھیان نہیں رہے گا۔

اور خود میں نے ایک شخص کو اس کا علاج یہ بتایا تھا کہ
جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کو اس طرح پڑھیں کہ خود

اپنے کان تک اس کی آواز پہنچے، جب جو پڑھ رہا ہے اس کو اپنے کانوں سے سنے گا تو کان اس آواز کی طرف متوجہ ہوں گے، جس کا اثر قلب پر پڑے گا، اور قلب اس کی طرف متوجہ ہوگا۔

ہمارے استاذ و مربی حضرت اقدس ناظم صاحب (مولانا اسعد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ) بھی نماز میں اسی طرح پڑھا کرتے تھے، حضرت کے پاس برابر میں نماز پڑھنے والا آپ کے پڑھنے کی صاف آواز سنتا تھا، گو عموماً ہم نے دوسرے بزرگوں کو اس طرح پڑھتے ہوئے نہیں سنا، اور یہ تو مسئلہ کی بات ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ اور اسی طرح باقی اذکار کا اس طرح پڑھنا کہ زبان سے تلفظ اس طرح کرے کہ اپنے نفس کو سنائے، ضروری ہے، اتنا آہستہ پڑھنا کہ خود بھی نہ سنے معتبر نہیں، قول راجح یہی ہے

دوسرا قول یہ ہے کہ صرف منھ سے آواز کا نکلنا کافی ہے، اگرچہ اپنے کانوں سے نہ سنے۔

اسی پر بندہ اس تحریر کو ختم کرتا ہے، لکھنے میں جو بے ادبی اور کوتاہی ہوئی ہو تو میں اللہ تعالیٰ ربّ العالمین سے معافی چاہتا ہوں۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين، والحمد لله ربّ العالمين والحمد لله الذي بنعمته تتم الصّالحات۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

محمدؐ عاقل عفا اللہ عنہ

(۲۹ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ یوم الخمیس)

آگے اپنے ایک بزرگ (حضرت مولانا حکیم سیّد مکرم حسین صاحب سنسارپوری مدظلہ العالی) کی تحریر سے کچھ اعمال نقل کئے جاتے ہیں۔

آیات شفاء

مندرجہ ذیل آیات کو گلاب وزعفران سے طشتری پر لکھ کر مریض کو پلائیں، ہر مرض سے شفاء کے لئے مجرب ہے۔ ان آیات کو لکھنے سے پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھ لیا جاتے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱) الحمد شریف ایک بار (۲) وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (پ۱۰ آیت ۱۴) (۳) وَشِفَاءٌ لِّمَا

فِي الصُّدُوْرِ (پ۱۱ آیت ۵۷) (۴) يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ (پ۱۴ آیت ۶۹) (۵) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ (پ۱۵ آیت ۸۲) (۶) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (پ۱۹ آیت ۸۰) (۷) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ (پ۲۴ آیت ۴۴)

آیات سحر

سحر و آسیب زدہ مریض کو مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر پانی پر دم کرکے یا طشتری پر لکھ کر گھول کر صبح وشام پلائیں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۱) اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ، وَلَا يُفْلِحُ

السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى
(پ ١٦ آیت ٦٩، ٧٠) (٢) فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى
وَهٰرُوْنَ (پ ١٩ آیت ٤٦، ٤٧، ٤٨) (٣) فَلَمَّآ اَلْقَوْا
قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ، اِنَّ
اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (پ ١٩ آیت ٨١) (٤) قُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پوری سورت (٥) قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ النَّاسِ پوری سورت (٦) يَا حَيُّ حِيْنَ
لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَآئِهٖ
يَا حَيُّ۔

آیاتِ سلام

ہر بیماری اور پریشانی سے سلامتی اور حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل آیات کو ہر نماز کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر لیا کریں: اعوذ باللہ من الشیطان الرَّجِیْمِ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(١) سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (پ ٢٣
آیت: ٥٨) (٢) سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ
(پ: ٢٣ آیت: ٧٩) (٣) سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ
(پ ٢٣ آیت ١٠٩) (٤) سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ
(پ: ٢٣: آیت ١١٤) (٥ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ۔
(پ ٢٣ آیت ١٣٠) (٦) سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
(پ ٢٣ آیت ١٨١) (٧) سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ
الْفَجْرِ (پ ٣٠ آیت ٥)

ہر بیماری سے شفاء اور ہر پریشانی سے حفاظت کیلئے

(۱) یَا سَلٰمُ، یَا حَفِیْظُ بلا شمار پڑھتے رہیں۔

(۲) منزل شریف، صبح کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینا ہر مرض کی شفاء کے لئے بہترین علاج ہے۔

روزی میں برکت کیلئے

(۱) یَا فَتَّاحُ، یَا رَزَّاقُ، صبح وشام پڑھ لیا کریں۔

(۲) یَا غَنِیُّ، یَا مُغْنِیُ، ۱۱۰۰ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں

بھاگے ہوئے اور گم شدہ کے لئے

(۱) یَا حَفِیْظُ، یَا مُعِیْدُ، تین تین تسبیح صبح وشام پڑھیں

(۲) اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ، بھاگے ہوئے شخص

کے نام کے اعداد نکال کر اس کی تعداد کے مطابق صبح وشام پڑھیں۔

آنکھوں کی بینائی تیز کرنے کیلئے دو اعمال

(۱) فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ، تین مرتبہ پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیا کریں۔

(۲) یَا نُوْرُ، ہر نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

دماغی تقویت کیلئے

یَا قَوِیُّ ہر فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر ۱۱ مرتبہ پڑھیں

ادائیگی قرض و فراخی رزق کے لئے

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ

وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ہر نماز کے بعد ۷ مرتبہ پڑھیں۔

ناجائز مقدمات سے چھٹکارے کیلئے

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ۔ ۱۴۶۰ مرتبہ، اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ رات کو پڑھیں۔

ہر بلاء و مصیبت سے حفاظت کیلئے

اول و آخر درود شریف کے ساتھ پوری منزل شریف پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے اپنے اہل و عیال کا تصور کر کے احاطہ کریں، اور تین مرتبہ دستک دے کر اپنے کو اور اپنے سب گھر والوں کو اللہ کی حفاظت میں سونپ دیں

تمت بالخیر

بہت کام کی بات

میں نے اپنے ایک بزرگ کے بارے میں سنا کہ وہ ایک دعاء بہت اہتمام سے فرماتے تھے، وہ یہ:

"اے اللہ ہمیں دوسروں کے حقوق پہچان کر انہیں اداء کرنے والا بنا دے"۔

یہ دعاء واقعی بہت ہی اہم ہے، اسی کے ہم معنیٰ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ کی ایک مشہور نصیحت ہے جس کو حضرت ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ "یہ نہ دیکھو دوسرا ہمارے ساتھ کیا کر رہا ہے بلکہ یہ سوچو! ہمیں کیا کرنا چاہیئے، دراصل یہ ایک حدیث شریف کا مضمون ہے جو ترمذی شریف میں ہے" جس کا ترجمہ یہ ہے "لوگوں کا ساتھ مت دیکھو کہ کہنے لگو، اگر وہ ہمارے ساتھ اچھا معاملہ اور برتاؤ کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ احسان کا برتاؤ کریں

Scanned by CamScanner

گے، اور اگر وہ ہمارے ساتھ بری طرح پیش آئیں گے تو ہم بھی اسی طرح پیش آئیں گے، بلکہ خوگر بناؤ اپنے آپ کو اس بات کا کہ اگر دوسرے تمہارے ساتھ احسان کریں تب تو تم ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو ہی، اور اگر وہ تمہارے ساتھ برا معاملہ کریں تو تم ان کے ساتھ برا سلوک نہ کرو۔

لیکن عموماً لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کو اس کا تو احساس رہتا ہے کہ فلاں عزیز نے میرا فلاں موقع پر خیال نہیں رکھا، میں بیمار ہوا، تو مزاج پرسی کے لئے نہیں آیا، فلاں وقت ایسا کیا اور ایسا کیا، لیکن اپنے بارے میں نہیں سوچتا کہ میں نے بھی اس کا خیال رکھا یا نہیں رکھا، اپنی کوتاہی کو نہیں سوچتا جس کی وجہ سے دلوں میں بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے اور آپس کے تعلقات ناخوشگوار ہوتے چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ عطاء فرمائے۔

واللہ الموفق

منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ[1] رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ

لے حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ (دارمی، بیہقی) اس کو پڑھ کر بیماروں پر دم کرنے کی حدیث میں ترغیب ہے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ [1] ۝ وَ[2]اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

[1] حدیث پاک میں ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی دس۱۰ آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھ لے تو اس رات کو جن شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا اور اس کو اور اس کے اہل وعیال کو اس رات میں کوئی آفت بیماری رنج وغم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی اور اگر یہ آیتیں کسی مجنون پر پڑھی جائیں تو اس کو افاقہ ہوجائے گا وہ دس۱۰ آیتیں یہ ہیں چار آیتیں شروع سورۃ بقرہ کی پھر تین آیتیں درمیانی یعنی آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو۲ آیتیں پھر آخر سورۃ بقرہ کی تین۳ آیتیں۔ (معارف القرآن)

[2] اس آیت کا مفہوم توحید کے ہم معنی ہے، اس میں توحید ہے جس پر سارے دین کا مدار ہے

اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ
مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ
بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ
وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ قف
قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَىِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ
بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ

إِلَى الظُّلُمٰتِ ط أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْأَرْضِ ط وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ
أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ[1] بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ق
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ لَا يُكَلِّفُ

لہ حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو ان دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے جو مجھے اس خزانۂ خاص سے عطا فرمائی ہیں جو عرش کے نیچے ہے اس لیے تم خاص طور پر ان آیتوں کو سیکھو اور اپنی عورتوں کو اور بچوں کو سکھاؤ۔ (مستدرک حاکم، بیہقی)

اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِيْنَآ
أَوْ أَخْطَأْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج
وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة أَنْتَ
مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○
شَهِدَ اللّٰهُ[1] أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لا وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ إِلٰهَ إِلَّا

لہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور آیت شَهِدَ اللّٰهُ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ سے بِغَيْرِ حِسَاب تک پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف فرمائیں گے اور جنت میں جگہ دیں گے اور اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائیں گے جن میں سے کم سے کم حاجت اس کی مغفرت ہے۔ (روح المعانی)

هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ
الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ
وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ تُولِجُ الَّيْلَ فِي
النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ
الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي ل خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ

ل قرآن پاک کی یہ تینوں آیات (اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ سے مُحْسِنِيْنَ تک) دفع مضرات کے لیے مجرب و مشہور ہیں۔

حَثِيثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ
مُسَخَّرٰتٍ م بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ○ اُدْعُوا رَبَّكُمْ
تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ○
وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
وَادْعُوهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ
قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ● قُلِ ل ادْعُوا
اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوا
فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيلًا ○ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي

ل حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح ہوتے اور شام ہوتے یہ آیتیں "قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ" سے آخر سورت تک پڑھ لے تو اس کا دل مُردہ نہ ہوگا اس دن اور اس رات میں۔ (الدیلمی)

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ
الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ○ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○
فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لا لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهٖ لا فَاِنَّمَا
حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○
وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

لہ حضرت محمد بن ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ میں بھیجا، جاتے ہوئے یہ وصیت فرمائی کہ ہم صبح اور شام ہوتے ہی یہ آیتیں پڑھ لیا کریں اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ الخ تو ہم پڑھتے رہے، ہمیں مالِ غنیمت بھی ملا اور ہماری جانیں بھی محفوظ رہیں۔ (ابن السنی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالصّٰٓفّٰتِ لہ صَفًّا ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○
فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ○ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَ
رَبُّ الْمَشَارِقِ ○ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِزِيْنَةِ ِ الْكَوَاكِبِ ○ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ
شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ○ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ ○ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ
خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ط اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ●

لہ ان ۴ چار آیتوں میں فرشتوں کی قسم کھا کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ تم سب کا معبود برحق ایک ہے۔ آگے کی ۶ چھ آیات میں توحید کی دلیل مستقلاً بیان کی گئی ہے۔ (ماخوذ از معارف القرآن)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

[1] قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا
بِهٖ ○ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ○ وَّاَنَّهُ تَعٰلٰی
جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ○ وَّاَنَّهُ
كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

[2] قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○

[1] قرآن پاک کی یہ آیات دفع مضرات کے لیے بہت مجرّب اور مشہور ہیں۔
[2] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب سفر میں جاؤ تو وہاں تم اپنے سب رفقاء سے زیادہ خوشحال بامراد ہو اور تمہارا سامان زیادہ ہو جائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں ایسا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا آخر قرآن کی پانچ سورتیں سورہ کافرون، سورہ نصر، سورہ اخلاص سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھا کرو اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کرو اور بسم اللہ ہی پر ختم کرو۔ (تفسیر مظہری) ایک روایت میں سورہ کافرون کو چوتھائی قرآن کے برابر فرمایا (ترمذی)

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ
مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ
اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

[1] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ ۙ
وَلَمْ یُوْلَدْ ○ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

[2] قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○

[1] ایک روایت میں سورۃ اخلاص کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا۔
[2] ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح اور شام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین (سورہ فلق، سورہ ناس) پڑھ لیا کرے تو اس کے لیے کافی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ اس کو ہر بلا سے بچانے کے لیے کافی ہے۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۝ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ۙ الْخَنَّاسِ ۝ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ع

لہ امام احمد نے حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو ایسی تین سورتیں بتاتا ہوں جو تورات انجیل، زبور اور قرآن سب میں نازل ہوئی ہیں اور فرمایا کہ رات کو اس وقت تک نہ سوؤ جب تک ان تینوں (معوذتین اور قل ہو اللہ احد) کو نہ پڑھ لو۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت سے میں نے کبھی ان کو نہیں چھوڑا۔ (ابن کثیر)

(۳۳) منزل کے خواص

منزل آسیب، سحر اور بعض دوسرے خطرات سے حفاظت کیلئے ایک مجرّب عمل ہے، القول الجمیل میں حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں "یہ تینتیس (۳۳) آیات ہیں جو جادو کے اثر کو رفع کرتی ہیں اور شیاطین، چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے"۔ اور بہشتی زیور میں حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ تحریر فرماتے ہیں "اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیاتِ ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو پانی پر ان آیات (منزل) کو پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں۔

(۳۶)

مستجاب الدعاء بننے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

حدیث شریف میں ہے، جو شخص دن میں ۲۷ یا ۲۵ مرتبہ یہ دعاء پڑھے گا وہ اللہ تعالی کے نزدیک اُن مستجاب الدعوات لوگوں میں شامل ہوجائے گا جن کی دعاؤں سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔

(حصن حصین بحوالہ طبرانی کبیر)

الدرّ المنضود

کامل در شش اجزاء

ابوداؤد شریف کی بزبانِ اردو کامل شرح جو جابجا عربی عبارات وحواشی سے مزین ہے۔ یہ شرح نہ صرف ابوداؤد کے حل کیلئے بلکہ جملہ کتب حدیث وفقہ کے سمجھنے اور مناسبت پیدا کرنے میں مفید اور معین ہے

قیمت کامل نسخہ =/900 روپیے

مصنفہ

مولانا محمد عاقل صاحب صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

مکتبہ خلیلیہ محلہ مفتی سہارنپور

MAKTABA KHALILIA